عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۰ | ۳ تا ۹ ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ مطابق یکم تا ۷ نومبر ۲۰۱۱ء | شمارہ: ۴۱

قربانی کے مسائل

قومی اسمبلی اور ملکی عدالتوں کے علاوہ غیر ملکی عدالتیں بھی قادیانیوں کے کفر وارتداد پر مہر ثبت کر چکی ہیں: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

قادیانی آیاتِ ختمِ نبوت میں تحریف معنوی اور احادیث نبویہ میں مطلب براری کے مطالب نکال رہے ہیں: مولانا اللہ وسایا

ملک کے کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹائے بغیر امن قائم نہیں ہوسکتا: مولانا عطاالرحمٰن (ایم این اے)

ممتاز قادری ایک فرد کا نام نہیں بلکہ امت مسلمہ کے ایمانی جذبات کا نام ہے: مولانا صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر

ختم نبوت کی پاسبانی کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں کا نزول ہوتا ہے: مولانا فضل الرحیم

عقیدۂ توحید اور ناموس صحابہ کرامؓ واہلِ بیت کا دفاع کرنا گویا ختم نبوت کا دفاع کرنا ہے: مولانا عالم طارق

اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی آڑ میں مسلمانوں کے بنیادی عقائد کا قتل عام کیا جارہا ہے: مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری

30 ویں سالانہ عظیم الشان ختمِ نبوۃ کانفرنس چناب نگر

تفصیلی رپورٹ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.or
http://www.khatm-e-nubuwwat.co

ایسا خلال نہ کرنا جس سے دانت ہلنے لگیں

صابر علی' حیدر آباد

س:.....نماز کی کتاب میں پڑھا تھا کہ اگر دانتوں میں کچھ پھنس جائے تو اس کا نکالنا ضروری ہے ورنہ غسل نہیں ہوتا' یہ پڑھ کر میں خلال کرنے لگا' اب حالت یہ ہے کہ سیدھی طرف اور الٹی طرف کے دانت ہلنے لگے ہیں' سیدھے طرف کے اوپر کی داڑھ اور نیچی کی داڑھ کے تقریباً سارے دانت ہل رہے ہیں اور درد کرتے ہیں' بائیں طرف کا ایک دانت ہلنے لگا ہے' خلال سے پہلے نہیں ہلتا تھا' مزید خلال کرنے لگا تو شاید باقی دانت بھی ہلنے لگیں' میں چاہتا ہوں کہ خلال نہ کیا کروں اور خلال کئے بغیر غسل کرلیا کروں؟

ج:.....اگر دانتوں میں کچھ خلا ہے اور اس میں کچھ کھانا وغیرہ پھنس گیا ہے تو صحیح تر قول یہ ہے کہ اس کو نہ نکالنے کی صورت میں بھی غسل فرض ادا ہوجائے گا' لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ خلال سے اس کو نکال لیا کریں' لیکن خلال کا یہ معنی نہیں کہ ایسا خلال کرے کہ دانت ہلنے لگ جائیں یہ صرف غسل فرض کی صورت میں ہے' غسل مسنون اور وضو میں اس کی بھی ضرورت نہیں۔ واللہ اعلم۔

سود کی نحوست

سعید اختر' سوات

س:..... مولانا صاحب ۱۹۹۴ء میں میرے والد صاحب ایک فیکٹری میں ملازم تھے' ۱۹۹۳ء میں وہ نوکری سے فارغ ہوگئے یعنی ان کی مدت ملازمت پوری ہوگئی' گورنمنٹ کی طرف سے چار لاکھ روپے ان کو بطور پینشن ملی' وہ تین لاکھ روپے مجھے دے دیتے ہیں' میں کسی کی دکان میں بطور سیلز مین کام کرتا تھا' وہ رقم لے کر میں بازار میں دکان کھول لیتا ہوں' پھر ایک سال بعد وہ دکان ختم ہوجاتی ہے' پھر میں گورنمنٹ سے بطور قرض تین لاکھ روپے (لون) لے لیتا ہوں' لیکن اس میں بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ مولانا صاحب میں ۱۹۹۳ء سے آج کی تاریخ تک قریباً بیس لاکھ روپے کا مقروض ہوں اور اس قرض کو ختم کرنے کے لئے میرے پاس کوئی طریقہ نہیں ہے' سوائے اللہ تعالیٰ کے' اگر اللہ تعالیٰ اپنے خزانوں سے دیدیں؟

ج:..... اس سود کی نحوست اور لعنت کا اثر ہے جو آپ نے بینک سے لیا تھا' اس سے توبہ کریں۔

س:..... مولانا صاحب آج کل میں سوات میں ایک فرنیچرز فیکٹری ہے' اس میں چوکیدار ہوں اور قرضداروں سے چھپ گیا ہوں' اپنے علاقے میں بھی نہیں جاسکتا ہوں' اگر جاؤں تو قرضدار تنگ کرتے ہیں' برائے مہربانی میرے لئے دعا فرمائیں اور اگر کوئی حل ہوسکے تو برائے مہربانی میرے مسئلہ کا کوئی حل فرمائیں شکریہ۔

ج:..... ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ قریش پڑھ کر دعا کیا کریں' اور مغرب یا عشاء کے بعد دو بار سورۂ واقعہ پڑھا کریں۔

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

کسی کو کچھ دیکر واپس لینا

رشید احمد' حیدر آباد

س:..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص کسی کو تحفہ دے اور پھر اس تحفہ کو واپس لے لیا' یا کوئی شخص کسی کو قرض دے اور اس کو معاف کردے اور پھر اس بندے کو کہے کہ میں قرض معاف نہیں کرتا' میرا قرض واپس کرو' گویا ایسا ہے کہ ایک کتا، قے (الٹی) کردے اور وہ شخص کتے کی قے (الٹی) کو چاٹ لے، کیا یہ روایت صحیح ہے یا غلط؟ اگر یہ روایت صحیح ہے تو مہربانی فرماکر آپ اس روایت کو شائع کردیں۔

ج:..... یہ حدیث مشکوٰۃ شریف ص:۲۶۰ میں اور اسی طرح ترمذی شریف میں ص:۳۵' ج:۲' میں ہے' مگر اس کے الفاظ یوں ہیں کہ: ''جس نے کسی کو کچھ دیا اور پھر اس سے واپسی کا مطالبہ کیا' اس کی مثال ایسے ہے جیسے کتے نے قے کرکے چاٹ لی۔'' اس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہونے کا کہیں حوالہ نہیں ہے' البتہ حضرت عمارہ' حضرت ابن عمرو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی احادیث ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس میں قرض کا کہیں کوئی تذکرہ نہیں ہے' آپ نے یہ حدیث کہاں سے لی ہے؟

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
مجلس

مجلس ادارت
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۰ — ۳ تا ۹/ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ مطابق یکم تا ۷/نومبر ۲۰۱۱ء — شمارہ: ۴۱

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور راؤ

تزئین و آرائش
محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

مولانا قاری میاں عبدالرحمن کی رحلت	۵	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر	۷	مولانا عبدالحکیم نعمانی
ختم نبوت کانفرنس.....	۱۵	مولانا زاہد الراشدی
قربانی کے مسائل	۱۷	مولانا ڈاکٹر عبدالواحد مدظلہ
حج کے فضائل و برکات (۴)	۲۰	مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ
حضرت مولانا تاج محمودؒ	۲۳	مولانا قاضی احسان احمد
قادیانیوں کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے	۲۵	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
خبروں پر ایک نظر	۳۶	ادارہ

بیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون بیرون ملک
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
زرتعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ:0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

دنیا سے بے رغبتی

”جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جان لیتے تو کم ہنسا کرتے“

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، اور وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے، آسمان جلالِ الٰہی کی ہیبت سے چرچراتا ہے، اور اسے چرچرانا چاہئے بھی۔ اس میں چار اُنگشت کی جگہ بھی ایسی نہیں کہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے میں نہ رکھے ہوئے ہو۔ اللہ کی قسم! جو کچھ میں جانتا ہوں، اگر تمہیں اس کا علم ہوجاتا تو تم بہت کم ہنسا کرتے اور بہت زیادہ رویا کرتے، اور تم نرم وگداز بستروں پر عورتوں سے لطف اندوز نہ ہوتے، بلکہ تم اللہ کے سامنے دھاڑیں مارتے ہوئے جنگلوں کو نکل جاتے۔ پھر فرمایا: کاش! میں درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا (اور دُوسری روایتوں میں ہے کہ یہ آخری فقرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرمودہ نہیں، بلکہ راویٔ حدیث حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا قول ہے، اور یہی صحیح ہے)۔“

(ترمذی ج:۲ ص:۵۵)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم کو ان سب باتوں کا علم ہوجاتا جن کا مجھے علم ہے تو تم بہت کم ہنسا کرتے اور بہت رویا کرتے۔“ (ترمذی ج:۲ ص:۵۵)

یعنی حق تعالیٰ شانہٗ کے جلال و جبروت کا مشاہدہ جو مجھے حاصل ہے، جنت و دوزخ کے جو نقشے میرے سامنے ہیں، موت و مابعد الموت اور میدانِ قیامت کی جو کیفیتیں مجھے معلوم ہیں، ملائکہ مقرّبین کا عظمت و ہیبتِ خداوندی سے تھرتھرانے کا جو حال میں دیکھ رہا ہوں، یہ ساری باتیں اگر تمہیں معلوم ہوجاتیں تو تمہیں ہنسی کھیل نہ سوجھتا، بلکہ تمہارا پِتّا پانی ہوجاتا، اور تم دیوانہ وار روتے اور دھاڑیں مارتے ہوئے جنگلوں کا رُخ کرتے۔

اس حدیثِ پاک سے منصبِ نبوّت کی رفعت و بلندی اور انبیائے کرام علیہم السلام خصوصاً حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حوصلے اور قوتِ برداشت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کچھ دیکھتے تھے جو دُوسرے نہیں دیکھ سکتے، وہ کچھ سنتے تھے جس کے سننے سے دُوسرے عاجز تھے، جنت و دوزخ کے نقشے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھے، ہیبت و جلالِ الٰہی کا منظر پیشِ نظر تھا، ملأ اعلیٰ میں فرشتوں کی تسبیح و تقدیس اور تضرّع کی آوازیں گوشِ مبارک میں آرہی تھیں، مگر ان تمام اُمور کے باوجود معمولاتِ زندگی میں فرق نہیں آتا تھا، جبکہ یہی باتیں کسی دُوسرے پر منکشف ہوجاتیں تو وہ ان کی تاب نہ لاسکتا۔ چنانچہ قرآن میں ہے کہ قیامت کا منظر جب لوگوں کے سامنے آئے گا تو وہ مدہوش اور کھوئے سے نظر آئیں گے، حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے، بلکہ عذابِ الٰہی کی شدت کو دیکھ کر ہوش اُڑ جائیں گے۔

لوگوں کو ہنسانے کے لئے بات کرنا

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: بعض دفعہ آدمی ایک بات کہتا ہے جس (کے انجام) کی طرف اسے دھیان بھی نہیں ہوتا، مگر وہ بات اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قدر مبغوض اور ناپسندیدہ ہوتی ہے کہ آدمی اس کی وجہ سے ستر سال کی مسافت پر جہنم میں جاگرتا ہے۔“

(ترمذی ج:۲ ص:۵۵)

اس حدیثِ پاک میں زبان کی بے احتیاطی پر تنبیہ کی گئی ہے، یعنی بسااوقات آدمی ایک بات کو بہت معمولی سمجھ کر کرتا ہے، اور اسے یہ خیال تک نہیں ہوتا کہ یہ بات کتنی سنگین اور غضبِ خداوندی کا موجب ہوسکتی ہے، مثلاً: کسی کا مذاق اُڑاتا ہے، کسی کی غیبت کرتا ہے، اَحکامِ اِلٰہیہ کے بارے میں کوئی غلط رائے زنی کرتا ہے، کسی مسلمان کی بے آبروئی کرتا ہے، منہ سے کوئی کلمۂ کفر بکتا ہے، اور ان ساری باتوں کو معمولی سمجھتا ہے اور مزے لے لے کر لوگوں کے سامنے ان کو بیان کرتا ہے، لوگ اس کی ان باتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں، مگر یہ باتیں جو اس کے خیال میں بس معمولی سی ہیں، اس کے حق میں غضبِ اِلٰہی کا اور نعوذ باللہ بعض اوقات سلبِ ایمان کا موجب بن جاتی ہیں۔

”حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو لوگوں کے ہنسانے کے لئے بات کرے تو جھوٹ بولے، اس کے لئے ہلاکت ہے، اس کے لئے ہلاکت ہے۔“ (ترمذی ج:۲ ص:۵۵)

ایک تو لوگوں کو ہنسانا ہی ایک مسخرہ پن اور حلم و وقار کے منافی ہے، پھر اس مقصد کے لئے جھوٹی اور فرضی باتیں تراشنا اور بھی بُرا ہے، خصوصاً اگر اس کی اس غلط بیانی سے کسی مسلمان کی تحقیر یا کسی کی بے آبروئی ہوتی ہو تو اس کی ہلاکت میں کیا شک ہے؟ تاہم دِل لگی اور مزاح کے طور پر اگر کوئی بات کی جائے (جو خلافِ واقعہ نہ ہو) وہ اس حدیثِ پاک کی وعید میں داخل نہیں ہے۔

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

اداریہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے سرپرست اعلیٰ

مولانا قاری میاں عبدالرحمٰن مانسہرویؒ کی رحلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا قاری میاں عبدالرحمٰن صاحب مانسہروی خطیب جامع مسجد انارکلی لاہور مورخہ ۷؍اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز جمعہ ایبٹ آباد میں وصال فرماگئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

مولانا میاں عبدالرحمٰن صاحب ۱۹۵۲ء میں گاؤں سم الہی منگ ضلع مانسہرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی حضرت مولانا میاں محمد ابراہیمؒ بہت بڑے عالم دین اور بزرگ رہنما تھے۔ آپ شیخ الاسلام مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، شیر اسلام مولانا غلام غوث ہزارویؒ، پیر طریقت مولانا عبید اللہ انورؒ کے دست و بازو تھے۔ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنماؤں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ نرینہ اولاد میں مولانا محمد ابراہیمؒ کے اکلوتے صاحبزادے میاں عبدالرحمٰن تھے۔ مولانا محمد ابراہیمؒ نیو انارکلی لاہور کی جامع مسجد المعروف تلواروالی کے خطیب تھے۔ آپ اپنے ہاتھ میں ڈنڈا رکھتے تھے۔ اس لئے آپ کا نام مولانا ابراہیمؒ ڈنڈے والا مشہور ہوگیا۔

آپ نے مسجد انارکلی میں مدرسہ تجوید القرآن قائم کر رکھا تھا۔ یہاں پر میاں عبدالرحمٰن صاحب نے قاری محمد نذیر، قاری مقبول الرحمٰن صاحب کے ہاں قرآن مجید ۱۹۶۶ء میں حفظ کیا۔ میاں عبدالرحمٰن صاحب بہت ہی خوبصورت تلاوت کرتے تھے۔ تلاوت کے زیر و بم کو خوب جانتے تھے۔ آپ کی نیکی و پارسائی اور کلام الٰہی کی برکات کا واضح پرتو اور برکات آپ کی تلاوت سننے والوں کے دلوں پر اثر کرتا تھا۔

مولانا میاں عبدالرحمٰن نے ابتدائی کتب جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور ۱۹۶۸ء میں پڑھیں۔ تجوید اور دیگر فنون کی کتب کے لئے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۲ء تک پڑھتے رہے۔ آپ نے دورہ حدیث جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور، شیخ الحدیث حضرت مولانا حامد میاںؒ سے ۱۹۷۳ء میں کیا۔ وفاق المدارس کا امتحان آپ نے جامعہ اشرفیہ لاہور کی طرف سے دیا۔ جامعہ مخزن العلوم والفیوض خانپور شیخ الاسلام مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ سے آپ نے دورہ تفسیر پڑھا۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء، تحریک نظام مصطفےٰ ۱۹۷۷ء، تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء، تحریک ناموس رسالت ۲۰۱۱ء میں آپ نے بھرپور حصہ لیا۔ جمعیت علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے تادم واپسیں سرپرست اعلیٰ تھے۔ تنظیم اہل سنت کی مرکزی شوریٰ کے رکن

تھے۔مجلس احرار اسلام پاکستان کے قائد حضرت صاحبزادہ سید عطاء المؤمن شاہ بخاری نے مجلس علماء اسلام قائم کی۔امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدرؒ اس کے امیر منتخب ہوئے۔تب لاہور مجلس علماء اسلام کے صدر میاں عبدالرحمٰن تھے۔

مولانا میاں عبدالرحمٰنؒ نے مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، مولانا حامد میاںؒ، مولانا شریف اللہ، مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ، مولانا مفتی ولی حسنؒ، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا فضل الرحیم، مولانا علی اصغر عباسی اور دیگر حضرات سے اکتساب فیض کیا۔بنوری ٹاؤن میں مصری اساتذہ سے فن تجوید میں مہارت حاصل کی۔مولانا میاں عبدالرحمٰن کا رنگ سانولا، چہرہ پر گوشت کتابی، پیشانی کشادہ، آنکھیں سرمگی، قد دراز، اعضاء متناسب، بات کرنے کا انداز دھیما اور خیرخواہانہ۔جب بھی بات کرتے تھے خیر کی کرتے تھے۔غیبت سے کوسوں دور۔تمام دینی جماعتوں کے اکابر کا دل و جان سے احترام کرنا وظیفہ حیات تھا۔کلمہ حق کہنے میں اپنے اسلاف کی یادگار تھے۔

اپنے والد گرامی مولانا محمد ابراہیمؒ کے وصال کے بعد جامع مسجد انارکلی کی خطابت اور مدرسہ کے اہتمام کو خوب دینی خدمت سمجھ کر سنبھالا۔جامع مسجد و مدرسہ کی نئی دیدہ زیب تعمیر کرائی۔بہت ہی کشادہ پُروقار کوہ قامت، کئی منزلہ عمارت کو دیکھیں تو آپ کے حوصلہ کی بلندی کا مظہر نظر آتی ہے۔مورخہ ۱۱/اپریل ۲۰۰۹ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شاہی مسجد لاہور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کی۔تب مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا قاری نذیر احمد، مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی پر مشتمل تبلیغ رابطہ کمیٹی قائم ہوئی۔مولانا میاں عبدالرحمٰن اس کمیٹی کے سربراہ تھے۔مانسہرہ اکوڑہ خٹک سے لے کر ساہیوال، سیالکوٹ سے لے کر سرگودھا، بھکر تک ہر اہم شہر میں مولانا میاں عبدالرحمٰن اپنے رفقاء سمیت تشریف لے گئے۔اس پورے علاقہ کو جلسہ گاہ بنادیا۔ہر جگہ جلسہ عام، پریس کانفرنس، میٹنگ سے کانفرنس کے لئے ایسا منظم پروگرام تشکیل دیا کہ جب کانفرنس منعقد ہوئی تو بادشاہی مسجد اور گردونواح کے پورے علاقہ میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔

مولانا میاں عبدالرحمٰن بہت صالح عالم دین اور اہل دل حضرات میں سے تھے۔خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ سے آپ نے حرم کعبہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔حضرت درخواستیؒ، مولانا عبیداللہ انورؒ سے بھی بہت نیازمندی کا تعلق تھا۔آپ مورخہ ۷/اکتوبر کو اپنے گاؤں سے چلے۔ابتداء میں صلوٰۃ الحاجت پڑھی۔دکاندار سے حساب کیا، ادائیگی کی۔مولانا مفتی عبدالقدوس کے جامعہ اشاعۃ الاسلام میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا۔خطبہ جمعہ وامامت کے فرائض سرانجام دیئے۔اس بیان، خطبہ جمعہ، تلاوت و قرأت، دعا کے دوران میں ایسا نورانی ماحول کا سماں قائم ہوا کہ ہر آنکھ اشکبار تھی۔پرسوز تلاوت سے لوگوں کے دل پگھلے جاتے تھے۔دعا میں الحاح وزاری کے ماحول نے در و دیوار کو بھی رلادیا۔بیان کے دوران نور کی چادر تنی نظر آتی تھی۔

جمعہ سے فراغت کے بعد سوات جانے کے لئے ایبٹ آباد کا سفر کیا۔قلندر آباد کے قریب کار سے مخالف سمت سے آنے والی ہائی۔ایس ٹکرائی تو ڈرائیور اور آپ کے رفیق سفر قاری سیف الرحمٰن زخمی ہوگئے۔مولانا میاں عبدالرحمٰن کو بازو، پسلیوں اور بائیں ٹانگ پر شدید چوٹیں آئیں۔ایوب میڈیکل کمپلیکس ایبٹ آباد میں آپ کو لایا گیا۔ڈاکٹروں نے خون کی بوتل لگانا چاہیں تاکہ آپریشن کیا جاسکے۔آپ نے ڈاکٹروں سے فرمایا، میرا وقت آگیا ہے۔اب آپ علاج کی کوشش نہ کریں۔ذکر اذکار، کلمہ طیبہ، سورۂ یٰسین، دعائیں اور آخر میں سبحان اللہ والحمد للہ، اللہ اکبر! پڑھا اور جان بحق ہوگئے۔اگلے دن جنازہ ہوا۔آپ کے بڑے صاحبزادہ محمد میاں نے نماز جنازہ پڑھائی۔اپنے گاؤں کے قبرستان میں رحمت باری کے سپرد ہوئے۔حق تعالیٰ بال بال مغفرت فرمائیں۔آمین۔بہت ہی جامع شخصیت کے حامل عالم ربانی تھے۔اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت سے سرفراز فرمائیں۔آمین ثم آمین!

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

تیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

☆عقیدہ ختم نبوت اسلامی تعلیمات کی اساس، امت میں اتحاد کی فضا قائم کرنے اور احیاء اسلام کے لئے چراغ راہ اور مینارہ نور ہے۔ عاشق رسول ممتاز قادری کی رہائی پوری قوم کی آواز ہے۔ کسی شخص کو انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کی آڑ میں گستاخیٔ رسول کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ ☆اقوام متحدہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی گستاخی کرنے والوں کے لئے سزائے موت کا عالمی قانون بنائے۔ ☆اسلامی ملکوں کی طرح یورپی ممالک بھی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیں۔ ☆قادیانی جماعت اور اس کے ذیلی ادارے امت مسلمہ کے قاتل ہیں اور مغربی مفادات کے لئے لاکھوں مسلمانوں کا قتل عام کررہے ہیں۔ ☆اسرائیلی فوج میں چھ سو سے زائد قادیانی بیت المقدس کی توہین کرنے اور معصوم فلسطینیوں کے لئے آدم خور بنے ہوئے ہیں۔ ☆مغربی استعمار مادی ومعدنی وسائل پر قبضہ کے لئے بلاد اسلامیہ بالخصوص عرب ممالک میں شیعہ سنی اختلافات کو ابھار کر مغربی کلچر مسلط کررہا ہے۔ ☆مسلم ممالک کے حکمرانوں کو امریکہ اور اس کے حواریوں پر اعتماد کرنے کی بجائے سیاسی تدبر اور منظم حکمت عملی کو اپنانا ہوگا۔ ☆پوری دنیا میں مغربی ایجنڈا مسلط کرنے اور قادیانیت کے پھیلاؤ میں مذہبی جماعتیں اور علماء کرام سب سے بڑی رکاوٹ ہیں: مقررین کا خطاب

تفصیلی رپورٹ: مولانا عبدالحکیم نعمانی

چناب نگر.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکز ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں ۱۳، ۱۴/ اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز جمعرات و جمعہ دو روزہ تیسویں آل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت کے فرائض ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے سرانجام دیئے۔ مولانا صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد کی دعا سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ مہمانان خصوصی جمعیت علماء اسلام کے راہنما مولانا محمد عبداللہ بھکر اور مولانا محب اللہ لورالائی تھے۔ جبکہ کانفرنس کے ابتدائی سیشن سے نائب امیر مرکزیہ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا مفتی محمد حسن لاہور، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا زاہد الراشدی، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا عبداللطیف اشرفی، مولانا محمد امجد مدنی، مولانا ممتاز احمد کلیار، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا تجمل حسین، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا محمد زاہد وسیم، مفتی محمد خالد میر، مولانا عبدالنعیم رحمانی، مولانا محمد عارف شامی، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا عبدالستار حیدری، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا قاضی عبدالخالق، مولانا محمد خبیب، مولانا محمد اقبال، مولانا عبدالوہاب جالندھری، مولانا عبدالرزاق مجاہد سمیت متعدد شخصیات نے خطاب کیا۔

مقررین نے کہا کہ بعض چینلوں میں گھسے ہوئے قادیانی اور سیکولر عناصر یورپین اصطلاحات استعمال کرنے والے روشن خیال مذہبی اسکالرز کو میڈیا کوریج دے کر مسلمانوں کے بنیادی عقائد اور متفقہ مسائل کو دانستہ طور پر متنازع بنارہے ہیں تاکہ نیو جنریشن میں علمائے کرام اور دینی مدارس اور اسلامی اقدار وروایات کے خلاف نفرت پیدا ہو۔ مولانا مفتی محمد حسن نے کہا کہ ناموس رسالت کا تحفظ کرنا قربت خداوندی اور نجات اخروی حاصل کرنے کے مترادف ہے۔ تحفظ ناموس رسالت کی عبادت تمام عبادات کا مغز اور خلاصہ ہے۔ قادیانی کاروبار میں ترقی اور دوستی کی آڑ میں ارتداد پھیلا رہے ہیں۔ علامہ احمد میاں حمادی نے کہا کہ ملک دشمن نادیدہ قوتیں قادیانی اشتراک سے پاکستان کو افغان طالبان سے لڑانے کی منصوبہ بندی کی تکمیل کررہی ہے۔ علامہ اقبال مرحوم نے کہا تھا کہ قادیانی ملک وملت دونوں کے غدار ہیں۔ پاکستان کی فیصلہ ساز قوتوں کو اپنی خارجہ وداخلہ پالیسیوں اور جنگی حکمت عملی پر نظر ثانی کرنا ہوگی۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ قادیانی بڑی دیدہ

دلیری کے ساتھ آئین اور پاکستان کے وجود کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ لسانی تنظیموں کے قائدین کی طرف سے پاکستان کا اسلام کے نام پر حاصل ہونے کا انکار اور پاکستان کو سیکولر اسٹیٹ قرار دینے کا اقرار دو قومی نظریہ سے روگردانی اور شہدائے پاکستان کے مقدس خون سے غداری ہے۔

مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ قادیانی ایم ٹی اے چینل پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ قادیانی گروہ کمیونی کیشن سسٹم اور سپر پاور ٹیکنالوجی کے ذریعے اپنے کفر وارتداد اور الحاد آفریں نظریات کو اسلام باور کرا کے عالمی دنیا کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام میں خشت اول کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسلام کے تمام بنیادی ارکان اور اسلامی نظام حیات کی عمارت بھی اسی عقیدہ پر قائم ہے۔ قادیانی آیات ختم نبوت میں تحریف معنوی اور احادیث نبویہ میں مطلب براری کے معانی نکال رہے ہیں۔

مولانا ضیاء الدین آزاد نے کہا کہ دینی مدارس' علمائے کرام اور اسلامی تحریکوں کے کارکنوں کو وارننگ دینے والوں کو عاد وثمود اور مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کا انجام بد بھی یاد رکھنا چاہئے۔ پاکستان کو سیکولر اسٹیٹ قرار دینے والے عناصر قادیانی موقف کی تقویت کا باعث بن رہے ہیں اور یہی لوگ اسلامی اقدار وروایات کو زمین بوس کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔

مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ چناب نگر کے رہائشی قادیانی آزادیٔ رائے اور مافی الضمیر کا اظہار کرنے کے بنیادی حقوق سے بھی محروم ہیں۔ کیونکہ قادیانی جماعت کے گن پوائنٹ نظام کے طوطے میں ان کی جان پھنسی ہوئی ہے۔ حکومت بلااستثناء چناب نگر کی اراضی ہر شخص کو خریدنے اور کاروبار کرنے کی اجازت دے۔ مولانا محمد امجد مدنی نے کہا کہ ناموس رسالت کے تحفظ کا کام حصول شفاعت محمدی کا ذریعہ ہے۔ مسلمان اپنی تمام تر عملی کمزوریوں کے باوجود ناموس رسالت پر کٹ مرنے کو سعادت دارین تصور کرتا ہے۔ کانفرنس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی جماعت اور اس کے ذیلی اداروں کو فنڈنگ کرنے والی لسانی جماعتوں پر پابندی عائد کی جائے۔ کراچی، لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد کے علاوہ ملک کے دیگر شہروں اور چناب نگر کی قادیانی عبادت گاہوں کو اسرائیلی وغیر ملکی اور غیر قانونی اسلحہ سے پاک کیا جائے۔ قادیانی این جی اوز پر پابندی عائد کی جائے۔ وزارت داخلہ، محکمہ ریلوے، سی بی آر، سفارت خانوں اور جہاد کے منکر ہونے کی وجہ سے ملٹری کی تمام پوسٹوں سے قادیانیوں کو نکالا جائے۔ کانفرنس میں منہ زور مہنگائی، ڈرون حملے، بلوچستان میں پنجابیوں کی قتل وغارت، کراچی میں ٹارگٹ کلنگ کے واقعات، مذہبی رہنماؤں کا قتل، بی بی سی کی قادیانیت نوازی کے خلاف شدید احتجاج کیا گیا۔ بہارہ کہو اور کھوتہ کے وسط میں قادیانی جماعت کی طرف سے چالیس کنال اراضی کی خریداری کو ملکی سلامتی کے لئے خطرناک قرار دیا گیا۔

علاوہ ازیں کانفرنس کی مختلف نشستوں سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ ملکی سلامتی کو حقانی نیٹ ورک سے نہیں، قادیانی نیٹ ورک سے خطرہ ہے۔ قادیانی گروہ نے من گھڑت مظلومیت کا سہارا لے کر ہمیشہ عالمی سطح پر پاکستان کو بدنام کیا۔ قادیانی بیوروکریٹس ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پاکستان کے ایٹمی راز افشاں کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم اور وزیر داخلہ عوام کو بتائیں کہ ایٹمی توانائی کے شعبوں اور کلیدی آسامیوں پر کتنی تعداد میں ملک دشمن قادیانی تعینات ہیں۔ میڈیا کو ان کی فہرستیں ارسال کی جائیں۔ قوم کو بتایا جائے کہ حرمین شریفین میں قادیانیوں کا داخلہ روکنے کے لئے وزارت مذہبی امور نے کیا اقدامات اختیار کئے ہیں۔ رابطہ عالم اسلامی کے فیصلے کے مطابق قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ جبکہ حکومت نے قادیانیوں کو حج ٹریول ایجنسیاں دے رکھی ہیں۔ وزارت خارجہ سفارتی ذرائع سے کھوج لگائے کہ سعودی عرب کے کون سے شہر میں پاکستانی قادیانی داخل ہو کر حرمین شریفین کے تقدس کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کا حرمین شریفین میں داخلہ روکنے کے لئے ضروری ہے کہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈوں میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے۔ تاکہ مسلم اور غیر مسلم کی شناخت میں آسانی ہو سکے۔

کانفرنس کی مختلف نشستوں کی صدارت خانقاہ موسیٰ زئی شریف کے مولانا شہاب الدین، مولانا محمد یحییٰ مدنی کراچی، مولانا سید جاوید حسین شاہ فیصل

قادیانی گروہ سازش کے تحت 1974ء اور 1984ء کی آئینی ترامیم کو ختم کرنے کے لئے ایک لسانی جماعت کو مہرے کے طور پر استعمال کر رہا ہے: مولانا عطاء الرحمٰن (ایم این اے)

قادیانی پوری دنیا میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کے تمام ستونوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں اور تہذیبوں کے درمیان نفرت کے بیج بو رہے ہیں: مولانا عبدالقیوم حقانی

آباد، مولانا پیر ناصر الدین خاکوانی اور پیر جی عبدالحفیظ رائے پوری نے کی۔ جبکہ کانفرنس سے جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں مولانا عطاء الرحمٰن ایم این اے، مولانا مفتی کفایت اللہ ایم پی اے، مولانا محمد امجد خان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، جمعیت علماء پاکستان کے مولانا صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، متحدہ جمعیت اہلحدیث کے مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، اہل سنت والجماعت کے مرکزی رہنما مولانا محمد عالم طارق، بادشاہی مسجد لاہور کے خطیب مولانا عبدالخبیر آزاد، تحریک خدام اہل سنت کے مولانا قاضی ظہور حسین اظہر، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا محمد طیب فیصل آباد، مولانا عبدالحمید وٹو، مولانا محمد مکی، مولانا فضل الرحیم، تنظیم اسلامی کے حافظ محمد عاکف سعید، مفتی محمد بن مفتی محمد جمیل خان نے شرکت وخطاب کیا۔

مولانا عطاء الرحمٰن (M.N.A) نے کہا کہ پاکستان میں افغانستان جیسی صورتحال پیدا کرنے کے لئے (I.S.I) پر الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ ملک کے کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹائے بغیر امن نہیں ہوسکتا۔ اگر امریکہ طالبان سے مذاکرات کرنے پر مجبور ہے تو ہمیں بھی اپنی حکمت عملی کا ازسرنو جائزہ لینا ہوگا۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ جس میں اسلامی نظام کے نفاذ کے بغیر لوٹ مار اور کرپشن کا خاتمہ نہیں ہوسکتا۔ قادیانی گروہ سازش کے تحت 1974ء اور 1984ء کی آئینی ترامیم کو ختم کرنے کے لئے ایک لسانی جماعت کو مہرے کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔ ہم پارلیمنٹ میں قادیانیوں کی ان سازشوں کو طشت ازبام کرتے رہیں گے۔

مولانا صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے کہا کہ ممتاز قادری ایک فرد کا نام نہیں۔ بلکہ امت مسلمہ کے ایمانی جذبات کا نام ہے۔ ممتاز قادری کے معاملہ میں سرکاری اور درباری مولوی تاویلات کر کے حکمرانوں کی نمک حلالی کر رہے ہیں۔ قادیانی دین اسلام اور پاکستان کے خلاف مسلسل سازشوں میں مصروف ہیں۔ پاک فوج کا ماٹو جہاد ہے۔ قادیانیوں کو جہاد کے منکر ہونے کی وجہ سے فوج کے تمام عہدوں سے نکالا جائے۔ مولانا عبدالخبیر آزاد نے کہا کہ سامراجی طاقتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں اپنی صفوں میں نظم ونسق اور اتحاد پیدا کرنا ہوگا۔ قادیانی اور ایک لسانی جماعت کا ہیڈ کوارٹر برطانیہ میں ہے جو کہ باہمی مشاورت اور تعاون سے ملکی سلامتی کو داؤ پر لگا رہے ہیں اور اپنی لابنگ کے ذریعے علماء کرام کے فتوؤں کا میڈیا پر سرعام مذاق اڑا رہے ہیں۔

مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ پاکستان میں مسلمان اکثریتی اعتبار سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ لیکن ملک کا پورا نظام قادیانی اقلیت اور چند فیصد باقی اقلیت کے ہاتھوں یرغمال بن چکا ہے۔ اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی آڑ میں مسلمانوں کی مذہبی آزادی اور بنیادی عقائد کا قتل عام کیا جا رہا ہے جو کہ مسلمان اکثریت سے سنگین مذاق ہے۔

مولانا محمد امجد خان نے کہا کہ اقلیتی استحصالی اور جاگیرداری کے بدبودار نظام نے ملکی استحکام کو خطرے میں ڈالا ہوا ہے۔ گستاخی رسولﷺ کے واقعات کا بروقت نوٹس لیا جاتا تو غازی ممتاز قادری جیسے لوگ عشق رسالت میں اشتعال پذیر نہ ہوتے۔ بیرونی ایجنسیاں ملک میں خودکش دھماکوں، فرقہ واریت اور تخریبی کاروائیوں کے ذریعے اندرونی خلفشار اور سیاسی عدم استحکام پیدا کر رہی ہیں۔

مولانا مفتی کفایت اللہ ایم پی اے نے کہا کہ میڈیا اسلام مخالف قوتوں کو اہمیت دیتا ہے اور دینی جماعتوں کے مذہبی اور غیر متنازعہ پروگراموں کی لائیو کوریج کرنے میں جانبداری کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں سب سے پہلے قادیانیوں نے آئین کی خلاف ورزی کی اور آئین کا عالمی سطح پر مذاق اڑایا۔ قادیانی میڈیائی صیاد عالمی سطح پر ویزوں کے حصول کے لئے اسلام اور پاکستان کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا کر رہا ہے۔

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ صرف علماء کرام اور مفتیان عظام کا نہیں تھا بلکہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی، سیشن کورٹوں، ہائیکورٹوں، سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت سے لے کر کینیا، رابطہ عالم اسلامی، انڈونیشیاء اور جنوبی افریقہ کی عدالتوں نے بھی قادیانیوں کے کفر وارتداد پر مہر تصدیق ثبت کردی ہے۔ پوری دنیا میں پاکستان کو بدنام کرنے کے عوض قادیانیوں کو ڈالر اور پونڈ ملتے ہیں۔ فرضی رپورٹوں کے بدلے یورپی ممالک کے ویزوں کی قادیانیوں کے لئے انعامی اسکیم نکلی ہوئی ہے۔

پاکستان کی دستور ساز اسمبلی، سیشن کورٹوں، ہائیکورٹوں، سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت سے لے کر کینیا، رابطہ عالم اسلامی، انڈونیشیا اور جنوبی افریقہ کی عدالتوں نے بھی قادیانیوں کے کفر وارتداد پر مہر تصدیق ثبت کردی ہے: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مرزا قادیانی کی کتابیں کذب بیانی اور تضادات سے بھری پڑی ہیں' مرزا قادیانی کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ جھوٹ کا پلندہ اور عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے: مولانا قاضی ظہور حسین اظہر

مولانا فضل الرحیم نے کہا کہ ختم نبوت کی پاسبانی کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ختم نبوت اور اعمال صالحہ ایسے چراغ ہیں کہ جن کی بدولت قیامت تک اسلام کی شان وشوکت باقی رہے گی۔

مولانا عالم طارق نے کہا کہ عقیدہ توحید اور ناموس صحابہ کرامؓ واہل بیت کا دفاع کرنا گویا ختم نبوت کا دفاع کرنا ہے۔عقیدہ توحید کا تحفظ بھی عقیدہ ختم نبوت میں مضمر ہے۔عقائد کے بغیر اعمال رائیگاں ہیں۔ اسلام کے پانچ ارکان اور تمام اسلامی علوم ومعارف کا تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال اور افعال سے ہے۔ لیکن تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے مسئلے کا تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے۔

مولانا قاضی ظہور حسین اظہر نے کہا کہ مرزا قادیانی کی کتابیں کذب بیانی اور تضادات سے بھری پڑی ہیں۔مرزا قادیانی کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ جھوٹ کا پلندہ اور عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے۔

مولانا الیاس گھمن نے کہا کہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ میرے بعد تیس دجال اور کذاب نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ ان کا یقین نہ کرنا۔ میں تمام نبیوں میں سے آخری نبی ہوں۔ میرے بعد جدید نبوت ممنوع ومنقطع ہے۔

کانفرنس سے مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی، مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی، مولانا عبدالحمید لُنڈ، ڈاکٹر دین محمد فریدی، پیر عبدالشکور نقشبندی، مولانا نورالحق نور پشاور، مولانا عبدالوحید قاسمی اسلام آباد، مولانا محمد ارشاد چیچہ وطنی، مولانا محمد نذیر، مولانا محمد ایوب خان ڈسکہ، مولانا عبدالحق خان بشیر، مولانا سعود افضل ہالیجوی نے بھی خطاب کیا۔

مقررین نے کہا کہ حکومت پاکستان کا ڈومور کے جواب میں نو مور کا مؤقف پاکستانی عوام کے دلوں کی آواز ہے۔اسلام کے تحفظ کے ساتھ ملک کے دفاع کا فریضہ بھی ہر مسلمان پر عائد ہوتا ہے۔ بیوروکریسی اور اسٹیبلشمنٹ کی کرسیوں پر براجمان جنونی قادیانی ملکی سلامتی کے خلاف خطرناک کھیل کھیلنے میں مصروف ہیں۔ہمیں ہر حال میں اسلام کا علم اور پاکستان کا پرچم بلند رکھنا ہوگا۔

مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی نے کہا کہ قادیانی گروہ اپنے اکھنڈ بھارت کے الہامی عقیدہ پر قائم ہے اور تحریک پاکستان میں قادیانیوں نے منافقانہ کردار ادا کیا۔ظفر اللہ قادیانی نے وزارت خارجہ کے عہدہ پر متمکن ہونے کے باوجود قائداعظم کا جنازہ تک نہ پڑھا۔

مولانا عبدالحق خان بشیر نے کہا کہ قادیانی اپنے تعلیمی اداروں میں مرزا قادیانی کے نہ ماننے والوں کو قتل کرنے کی تعلیم دیتے ہیں اور اپنے نوجوانوں کو مسلمانوں کے قتل پر برانگیختہ کرتے ہیں۔

مولانا نورالحق نور نے کہا کہ ملک میں قتل وغارت پر یقین رکھنے والوں کی خالص لسانی جماعت قادیانی عقائد کو طغیانی دے رہی ہے۔ قادیانی سورما اپنے ارتدادی نظریات اور زندقہ آفریں عقائد کو چھپانے کے لئے لسانی جماعت کو بطور ٹشو پیپر کے استعمال کر رہے ہیں۔قادیانی گروہ کو نوازنے والے ناواقف سیاست دانوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ قادیانیوں کی دوستی ان کی دشمنی سے زیادہ خطرناک ہے۔

مولانا عبدالقیوم حقانی نے کہا کہ قادیانی پوری دنیا میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کے تمام ستونوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں اور تہذیبوں کے درمیان نفرت کے بیج بو رہے ہیں۔

اکابرین ختم نبوت کی دینی وملی جدوجہد تاریخ کا درخشندہ باب ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہمیشہ دینی حمیت قومی غیرت اور ملک وملت کو خوشحال کرنے اور جارحانہ پالیسیوں سے دور رہ کر ملک کو امن کا گہوارہ بنایا۔

مولانا عبدالوحید قاسمی نے کہا کہ آزاد کشمیر سمیت ملک کے سرحدی علاقہ جات میں قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیاں خطرناک حد تک پہنچ چکی ہیں۔سادہ لوح مسلمانوں کو روشن مستقبل اور بیرون ملک جانے کے سبز باغات دکھا کر اسلام سے برگشتہ کر رہے ہیں۔

مولانا عبدالحمید لُنڈ نے کہا کہ قادیانی اپنی قانونی حیثیت تسلیم کر لیں اور قانون سے بغاوت کا رویہ ترک کر دیں۔ اقلیت میں رہتے ہوئے اپنے مُردوں کو مسلم قبرستان میں دفنانے سے گریز کریں۔

حضرت مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ نے اختتامی دعا فرمائی۔

☆☆......☆☆

قادیانی گروہ اپنے اکھنڈ بھارت کے الہامی عقیدہ پر قائم ہے اور تحریک پاکستان میں
قادیانیوں نے منافقانہ کردار ادا کیا: مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی

آزاد کشمیر سمیت ملک کے سرحدی علاقہ جات میں قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیاں خطرناک حد تک پہنچ چکی ہیں۔
سادہ لوح مسلمانوں کو روشن مستقبل اور بیرون ملک جانے کے سبز باغات دکھا کر اسلام سے برگشتہ کر رہے ہیں: مولانا عبدالوحید قاسمی

آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی جھلکیاں

◈...... کانفرنس کا باقاعدہ آغاز ساڑھے نو بجے آیت خاتم النبیین کی تلاوت اور نعت رسول مقبول سے ہوا۔ خانقاہ سراجیہ کندیاں کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد نے اپنی دعا سے کانفرنس شروع کی۔

◈...... نائب امیر مرکزیہ مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد نے اپنے افتتاحی خطاب میں کانفرنس کے اغراض ومقاصد بیان کئے اور ملک کے طول وعرض سے آئے ہوئے کارکنوں کی آمد پر خیر مقدمی کلمات ارشاد فرمائے۔

◈...... کانفرنس کا پنڈال رنگ برنگے خوبصورت بینروں سے روح پرور منظر پیش کر رہا تھا۔ بینروں پر عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، ناموس رسالت کے تحفظ پر مبنی عبارات اور پیغامات درج ہیں۔ حکومت سے قادیانی گروہ کے متعلق مطالبات بھی بینروں پر درج ہیں۔

◈...... کانفرنس کی نقابت ونظامت کے امور مولانا قاضی احسان احمد، مولانا ضیاء الدین آزاد اور مولانا محمد علی صدیقی کے سپرد تھے۔ جو کہ احسن انداز میں اسٹیج سے مقررین کو دعوت خطاب دیتے رہے۔

◈...... کانفرنس میں سکول وکالج کے طلباء اور مبصرین کے علاوہ صحافیوں، میڈیا نمائندوں اور مقامی اخبارات کے ایڈیٹران کی ایک بڑی تعداد بھی شریک رہی۔

◈...... کانفرنس شروع ہونے سے ایک یوم قبل کارکنوں کے قافلوں کی آمد شروع ہوگئی۔ جو رات گئے تک جاری رہی۔

◈...... عوامی کثرت کے باعث امسال قدیمی پنڈال کی بجائے کانفرنس کو ۱۵ ارکنال کے خرید کردہ پلاٹ میں منتقل کر دیا گیا۔

◈...... کانفرنس میں ختم نبوت خط وکتابت کورس اسلام آباد کا چار رکنی وفد بھی شامل ہوا۔

◈...... مغرب کی نماز کے بعد مولانا قاضی ارشد الحسینی نے مجلس ذکر کرائی اور مولانا عبدالرؤف چشتی کا مسحور کن اور وجد آفرین بیان ہوا جو کہ علمی نکات پر مشتمل تھا۔

◈...... امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ حج کے مبارک سفر پر ہونے کی وجہ سے کانفرنس میں شریک نہ ہو سکے۔ تاہم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے کانفرنس کی کامیابی کے لئے خصوصی دعا کرتے رہے اور آپ نے کانفرنس کے شرکاء کے نام ایک پیغام بھجوایا جو کانفرنس میں پڑھ کر سنایا گیا۔ آپ کے پیغام کے پڑھے جانے کے وقت پورے پنڈال میں سناٹے کا سا عالم تھا۔

◈...... کانفرنس کی سیکورٹی پر مامور رضا کاران ختم نبوت نے کانفرنس کے شرکاء کے لئے دل ونگاہ کشادہ رکھے ہوئے تھے۔

◈...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری اپنی پیرانہ سالی کے باوجود بالغ نظری اور خداداد قائدانہ صلاحیتوں سے کانفرنس کے داخلی اور خارجی معاملات وانتظامات کی سرپرستی ونگرانی فرماتے رہے۔

◈...... کانفرنس میں استقبالیہ، میڈیا روم، فری ڈسپنسری، ساؤنڈ اینڈ لائٹنگ سسٹم، پارکنگ، انفارمیشن سنٹر، فوڈ اینڈ واٹر سپلائی اور ٹریفک پلان جیسے بیسیوں شعبوں کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔

◈...... کانفرنس کے داخلی راستوں پر خوش آمدید کے استقبالی بینرز آویزاں کئے گئے تھے۔ استقبالیہ کمیٹی اور ان کے رفقاء، علماء کرام اور مشائخ عظام کو مکمل احترام کے ساتھ اسٹیج پر لاتے رہے۔

◈...... کانفرنس میں سیکورٹی کے خوبصورت انتظامات دیکھنے میں آئے۔ کانفرنس انتظامیہ اور ضلعی حکومتی سیکورٹی کے ذمہ داران نے سیکورٹی کی خدمات سرانجام دیں۔

◈...... مہمان مقررین کی کثرت کی وجہ سے امسال عصر کی نماز کے بعد سوال وجواب کی نشست منعقد نہ ہو سکی۔ جس کا شرکاء کو شدت سے انتظار رہا۔

◈...... کانفرنس کے چاروں اطراف کو پولیس اہلکاروں اور انٹیلی جینس حکام نے اپنے گھیرے میں لیا ہوا تھا۔ جبکہ سادہ کپڑوں میں ملبوس پولیس اہلکار بکثرت موجود تھے۔

◈...... 14 اکتوبر کی صبح کو مولانا محمد میرک نے منفرد اور ممتاز انداز میں درس قرآن ارشاد فرمایا: جو کہ سامعین نے ہمہ تن گوش ہو کر سماعت کیا۔

◈...... چنیوٹ، سرگودھا، جھنگ، فیصل آباد اور چناب نگر کے قرب وجوار سے مجاہدین ختم نبوت موٹر سائیکل ریلیوں اور قافلوں کی صورت میں شریک ہوئے۔

◈...... سیکورٹی پر مورچہ زن رضا کاران ختم نبوت شرکاء کے ساتھ مثالی ڈسپلن، اپنائیت اور خندہ پیشانی سے پیش آتے رہے۔

◈...... سیکورٹی پلان کے انچارج جناب عبدالرؤف روفی آف مانسہرہ اور دار القرآن فیصل آباد کے حضرت مولانا غلام فرید تھے۔ ان کی سرپرستی حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی فرما رہے تھے۔ سیکورٹی ٹیم نے پنڈال اور اسٹیج کو اپنے گھیرے میں لے رکھا تھا۔

◈...... کانفرنس کے اشتہاروں میں مقررین کے نام درج نہیں ہوتے۔ اس کے باوجود اتنی بڑی تعداد میں عوام کی والہانہ شرکت نے ثابت

کردیا کہ اسلامیان وطن عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کو عبادت سمجھتے ہیں۔

❖......مولانا زاہد الراشدی نے اپنی تقریر میں قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا مسرور اور تمام قادیانیوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔

❖......کانفرنس میں شرکاء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر، گزشتہ سالوں کی نسبت تین گنا بڑا پنڈال تیار کیا گیا۔

❖......خطباء اور مقررین کی تقاریر کی دوران پنڈال تاجدار ختم نبوت زندہ باد، تحفظ ناموس رسالت، شہدائے ختم نبوت زندہ باد، بخاری تیرا قافلہ رواں دواں، رواں دواں کے وجدانی نعروں سے گونجتا رہا۔

❖......میڈیا روم سے کانفرنس کی تازہ بہ تازہ رپورٹنگ پر مولانا عبدالحکیم نعمانی، یوسف ہارون، محمد عدنان اپنی میڈیا ٹیم کے ساتھ اخباری نمائندوں اور میڈیا ارکان کی معاونت کرتے رہے۔

❖......ملک کے مختلف گوشوں سے آئے ہوئے شرکا نعرہ تکبیر اللہ اکبر، تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد، تحفظ ناموس رسالت زندہ باد کے فلک شگاف نعرے بلند کرتے ہوئے پنڈال پہنچے۔

❖......کانفرنس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فضیلت کے علاوہ عقیدہ توحید، عظمت صحابہؓ واہل بیتؓ، اور حیات عیسیٰ علیہ السلام سیدنا مہدی علیہ الرضوان، اصلاح معاشرہ اور استحکام پاکستان کے موضوعات پر بھی خطابات ہوتے رہے۔ بعض مقررین ملک کی موجودہ صورت حال پر بھی گفتگو کرتے رہے۔

❖......کانفرنس میں شہدائے ختم نبوت کے جرأت مندانہ کردار کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اور تحریک ختم نبوت میں شامل تمام مکاتب فکر کے علماء کا تذکرہ خیر بھی ہوتا رہا۔

❖......کانفرنس کے اسٹیج پر تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور دینی جماعتوں کے قائدین ایک دوسرے سے بغل گیر ہوتے رہے۔ جس سے اسٹیج اتحاد امت کا مثالی منظر پیش کر رہا تھا۔

❖......بجلی بحران کے باعث کانفرنس کے منتظمین نے متعدد پاور فل جنریٹروں کا انتظام کیا ہوا تھا۔ جو کہ آفتاب نیمروز کا کام دیتے رہے۔

❖......کانفرنس کی مکمل کاروائی انٹرنیٹ اور میڈیا پر بھی نشر ہوتی رہی۔ بیرون ممالک سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ انٹرنیٹ سسٹم سے کانفرنس کی سماعت کرتے رہے۔

❖......منتظمین نے شرکاء کانفرنس کے لئے خوراک، رہائشی کمروں، رہائشی کوارٹروں، چھولداریوں اور معلومات عامہ کے لئے تجربہ کار ٹیموں کی خدمات حاصل کر رکھی تھیں۔ پنڈال سے چند فرلانگ کے فاصلے پر بنوری پارک میں خورد ونوش کا وسیع انتظام موجود تھا۔

❖......مقررین نے مسلمانوں پر قادیانی مظالم کے حالات وواقعات کی نشاندہی کی۔ جس سے ہر آنکھ اشکبار ہوگئی۔

❖......داخلی گیٹ سے جنوب کی طرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائم کردہ بک اسٹال سے شرکاء احتساب قادیانیت، قادیانی شبہات کے جوابات، تحفۂ قادیانیت، ائمہ تلبیس کے علاوہ رد قادیانیت کے موضوع پر مجلس کی جدید تصانیف ذوق وشوق سے خریدتے رہے۔

❖......کانفرنس ہال کے باہر سجائی گئی مارکیٹوں میں اسلامی کتب، ٹوپیوں، تسبیحات اور عطریات کی خریداری عروج پر رہی۔

❖......ماہنامہ لولاک ملتان اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے سالانہ خریدار بننے کے لئے شرکاء کانفرنس قائم کردہ دفتر میں سالانہ رقوم جمع کرواتے رہے۔

❖......نماز جمعۃ المبارک کا خطبہ اور امامت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے سرانجام دیئے۔

❖......کانفرنس کی مختلف نشستوں میں شعراء ختم نبوت جناب محمد شریف مختن آبادی، حافظ محمد اسامہ اجمل، محمد بلال چشتی اور فیصل بلال حسان اپنا منظوم کلام پیش کرتے رہے جو کہ سامعین نے نعروں کی گونج میں سماعت کیا۔

❖......معروف شاعروں اور نعت خوانوں کی طرف سے دربار رسالت میں گلہائے عقیدت پیش کرنے پر سامعین کیف وسرور کی حالت میں جھومتے رہے۔ اور شان رسالت زندہ باد کے نعرے بلند کرتے رہے۔

❖......کانفرنس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے حوالے سے ذوالفقار علی بھٹو مرحوم اور امتناع قادیانیت ایکٹ کے نفاذ کے حوالے سے صدر ضیاء الحق مرحوم کا تذکرہ بھی ہوتا رہا۔

❖......ممتاز قادری کی رہائی کے لئے خطبا عوام سے فلک شگاف نعرے لگواتے رہے۔

❖......کانفرنس سے روزہ داروں کی ایک جماعت اعتکاف میں بیٹھی جو کانفرنس کی کامیابی کے لئے ہمہ وقت دعا گو رہی۔

❖......کانفرنس میں تمام مکاتب فکر کے علماء، مشائخ کی تشریف آوری کانفرنس کی رونق کو دوبالا کرتی رہی۔

❖......کانفرنس کا اختتام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر اور ممتاز عالم دین حضرت مولانا مفتی محمد حسن کی پُرسوز دعا سے ہوا۔

آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی منظور شدہ قراردادیں

⟐ ...مختلف چینلز میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرامؓ کی ذوات مقدسہ اور ان کے اسلامی کردار پر بننے والی فلموں کی نمائش نے دینی حلقوں میں شدید تشویش اور اضطراب پیدا کر دیا ہے۔ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والی فلموں کی وجہ سے اسلامیان پاکستان میں شدید اشتعال کی کیفیت پیدا ہورہی ہے۔ اس طرح کی فلموں سے انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ کرامؓ کی سیرت وشخصیت کا اصل روپ مسخ ہورہا ہے۔ اور انبیائے کرام علیہم السلام اور صحابہ کرامؓ کی اعلانیہ طور پر توہین وتنقیص کی جارہی ہے۔ لہٰذا کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی فلموں کی نمائش پر پابندی لگانے کا فی الفور نوٹیفکیشن جاری کیا جائے۔

⟐ ...سب سے افسوس ناک اطلاع یہ ہے کہ نادرا نے شناختی کارڈ کے فارم سے ختم نبوت کے حلف نامے کی عبارت حذف کردی ہے۔ 1974ء کی تحریک ختم نبوت کے نتیجہ میں جناب بھٹو مرحوم نے شناختی کارڈ فارموں میں حلف نامہ شامل کیا تھا۔ اس کو حذف کرنا افسوس ناک ہے۔ جس بدبخت نے اس کو حذف کیا ہے۔ اسے معطل کیا جائے اور حلف نامہ کو فی الفور بحال کیا جائے۔

⟐ ...سابق گورنر پنجاب کے گستاخانہ بیانات پر حکومت کی مسلسل خاموشی سے مسلمانوں کا اشتعال یہاں تک پہنچا کہ گستاخانہ اعلانیہ بیانات سے مشتعل ہوکر غازی ممتاز قادری نے اسے قتل کردیا۔ سلمان تاثیر پر اگر توہین رسالت کا مقدمہ درج ہوتا تو یہ واقعہ کبھی رونما نہ ہوتا۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عاشق رسول جناب ممتاز احمد قادری کو باعزت طور پر رہا کیا جائے اور صدر پاکستان اس کی سزا معاف کرنے کا اعلان کرکے قوم کے جذبات کی ترجمانی کریں۔

⟐ ...یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چناب نگر کی سابقہ حیثیت یعنی سب تحصیل کے درجہ کو سرکاری کاغذات میں فی الفور بحال کیا جائے۔ تاکہ چناب نگر میں قادیانی عدالتوں کی بجائے سرکاری عدالتیں آزادانہ فیصلے کرسکیں۔ نیز چناب نگر کی آبادی کے مسلمانوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

⟐ ...ملک کے کئی مقامات پر دہشت گردانہ کاروائیوں اور قتل وغارت میں قادیانی گروہ کے ملوث ہونے کے شواہد حکومتی ایجنسیوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ حال ہی میں تھانہ چناب نگر میں مقدمہ نمبر 336 درج ہوا ہے۔ چناب نگر کے قادیانی علاقہ غیر سے اسلحہ منگواتے اور جعلی لائسنس بناتے ہیں۔ ڈی سی او اسلام آباد کی جعلی مہریں، منشیات فروشی کا کیس درج ہوا ہے۔ جتنے فسادات ہورہے ہیں۔ یہی جعلی لائسنسوں کا قادیانی جماعت کا مہیا کردہ اسلحہ استعمال ہورہا ہے۔ ان جعلی لائسنسوں کی انکوائری کرکے ملک بھر کے قادیانیوں کے خلاف آپریشن کرکے غیر قانونی اسلحہ برآمد کیا جائے۔ اس لئے آج کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی تخریب کار ادارے اور قادیانی اسلحہ بردار ڈنڈا بردار سکواڈ تنظیمیں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ، اور تنظیم اطفال الاحمدیہ پر مکمل پابندی عائد کی جائے اور اندرون وبیرون ملک میں ان کے اثاثے منجمد کئے جائیں۔

⟐ ...قادیانی عفریت پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے ذریعے طلباء وطالبات میں اپنی ارتدادی سرگرمیوں کو جاری رکھے ہوئے ہے اور داخلہ فارم میں موجود مذہب کے خانہ میں قادیانی طلباء خود کو مسلمان تحریر کرتے ہیں جو کہ امتناع قادیانیت ایکٹ کی صریح خلاف ورزی ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سرکاری وپرائیویٹ اسکولز اور کالجوں کے داخلہ فارموں میں عقیدہ ختم نبوت اور مرزا قادیانی کے کفر وارتداد کے اقرار پر مبنی حلف نامے کا اندراج کیا جائے۔ تعلیمی نصاب میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر مضامین شامل کئے جائیں اور داخلہ فارموں میں خود کو مسلمان ظاہر کرنے والے قادیانی طلباء کے خلاف آئین پاکستان کی روشنی میں مقدمات درج کئے جائیں۔

⟐ ...جھوٹا مدعی نبوت یوسف کذاب کا خلیفہ زید حامد مختلف چینلز میں اپنے آپ کو اسلام کے نمائندہ کے طور پر پیش کررہا ہے اور وہ شہید ختم نبوت حضرت مولانا سعید احمد جلالپوریؒ کے قتل کی ایف۔آئی۔آر میں نامزد ملزم ہے۔ یہ اجتماع حکومت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا سعید احمد جلالپوریؒ کے نامزد ملزم زید حامد کو گرفتار کیا جائے۔

⟐ ...قادیانی جماعت نے بین الاقوامی لابنگ کے تحت وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے علاقہ بہارہ کہو اور کہوٹہ کے درمیان چالیس کنال اراضی بیت الہدیٰ کے نام سے خرید کر تعمیراتی کام شروع کردیا ہے۔ مذکورہ علاقہ حساس ادارے ایٹمی پلانٹ کے قریب واقع ہے۔ قادیانی جماعت کا اراضی خریدنا اسلام آباد میں دوسرا اسرائیل آباد کرنے کے مترادف ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامیان پاکستان کو قادیانیوں کی حب الوطنی اور مسلم دوستی پر شدید تحفظات ہیں۔ لہٰذا قادیانی جماعت سے اراضی واپس لی جائے تاکہ پاکستان کے ایٹمی

اٹھائے محفوظ ہوں۔

◈ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق مساجد کی شکل وصورت پر تعمیر شدہ قادیانی عبادت خانوں سے مینار ومحراب، کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کو ہٹایا جائے اور مساجد کی طرز پر تعمیر شدہ قادیانی عبادت گاہوں کی ہیئت تبدیل کی جائے۔

◈ قادیانی ارتدادی تبلیغ پر پابندی کے باوجود چناب نگر میں قادیانی لٹریچر، قادیانی رسائل وجرائد کی طباعت اور اسلام کش، توہین آمیز کتابوں کی اشاعت مسلمانوں میں اشتعال کا موجب بن رہی ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام قادیانی پریس کو سیل، کتابوں اور رسالوں کو ضبط اور الفضل کے ڈیکلریشن کو منسوخ کیا جائے تاکہ اسلامیان پاکستان میں پائی جانے والی تشویش اور غم وغصہ دور ہو اور آئین کی بالادستی قائم ہو سکے۔

◈ سیکورٹی کے نام پر چناب نگر میں قادیانیوں نے تشدد اور قتل وغارت کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ یہاں پر اخباری رپورٹروں کو بھی ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ فوجی تربیت یافتہ قادیانی کمانڈر نے ایلیٹ فورس سے ملتی جلتی وردی میں ملبوس جدید اسلحہ سے مسلح ہو کر موبائل گاڑیوں کے ذریعے مسلمانوں کو ہراساں کرنے کا عمل جاری رکھا ہوا ہے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی موجودگی میں قادیانی عسکریت پسندوں اور مرزائی شدت پسندوں کا یہ اقدام حکومتی رٹ کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ناکوں کے نام پر چناب نگر میں داخل ہونے والوں میں خوف وہراس پیدا کرنے کے قادیانی اقدامات کا سختی سے نوٹس لیا جائے اور ملٹری آپریشن کے ذریعے چناب نگر کو جدید اسلحہ سے پاک کر کے نوگو ایریا کی حیثیت ختم کی جائے۔

◈ چناب نگر کی بااثر قادیانی جماعت نے سرکاری اراضی پر ناجائز قبضہ جما رکھا ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں سے سرکاری اراضی فی الفور واگزار کرائی جائے اور متعلقہ پٹواری کے ذریعے چناب نگر کے رقبہ کی دوبارہ پیمائش کی جائے اور چناب نگر کے کھیل کے میدانوں اور سڑکوں کو بلدیہ کے نام منتقل کیا جائے۔

◈ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دوسری اقلیتوں کی طرح قادیانی اقلیت کے اوقاف بھی سرکاری تحویل میں لئے جائیں اور حرمین شریفین میں غیر مسلم مرزائیوں کا داخلہ روکنے کے عمل کو یقینی بنانے کے لئے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈوں میں مذہب کے خانے کا فی الفور اندراج کیا جائے اور شناختی کارڈ فارم میں موجود عقیدہ ختم نبوت کے حلف نامہ پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے۔

◈ نوجوان نسل میں عقیدہ ختم نبوت کی اساسی ونظریاتی فکر پیدا کرنے اور نوجوان نسل میں دینی شعور بیدار کرنے کے لئے یہ اجتماع علماء کرام سے اپیل کرتا ہے کہ ہر ماہ کے ایک جمعۃ المبارک کا خطبہ عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت اور تردید قادیانیت کے لئے وقف کریں۔

◈ یہ اجتماع سوئٹزرلینڈ کی مساجد کے میناروں پر پابندی، فرانس میں حجاب شرعی کے خلاف استعماری مہم کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اسے اسلام کے خلاف مغربی ثقافت کے علمبرداروں کے معاندانہ رویے کا مظہر سمجھتا ہے اور دنیا بھر کی مسلم حکومتوں اور اسلامی سربراہ کانفرنس کی تنظیم (او۔آئی۔سی) سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات واحکام کے خلاف مغربی ثقافتی یلغار کے سدباب کے لئے مشترکہ پالیسی وضع کریں۔

◈ اسلامی نظریاتی کونسل حکومت کا اپنا قائم کردہ ادارہ ہے اور اس کے ارکان نے مرتد کی سزا کے نفاذ کی قانونی سفارش کی ہوئی ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

◈ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ عظیم الشان اجتماع دار فانی سے رحلت کرنے والے علماء کرام اور دینی شخصیات بالخصوص عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے سرپرست مولانا میاں عبدالرحمن، مولانا سید عبدالمالک شاہ گوجرانوالہ، قاری خلیل الرحمن ظاہر پیر، قاری عبدالرحمن تلہ گنگ، حافظ محمد ابوبکر بن پیر عبدالشکور نقشبندی چکوال، مولانا قاری حزب اللہ خالد جامعہ رشیدیہ ساہیوال، مولانا عبدالغنی بہاول پوری کی وفات پر اظہار افسوس کرتا ہے اور ان کی بلندی درجات کے لئے دعاگو ہے۔ لواحقین اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔ ☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

سالانہ ختم نبوت کانفرنس.... چند اہم گزارشات

مولانا زاہد الراشدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام دینی حلقوں کی طرف سے شکریے اور مبارک باد کی مستحق ہے کہ اس نے چناب نگر (سابق ربوہ) میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی روایت تسلسل کے ساتھ قائم رکھی ہوئی ہے، جس میں ملک بھر سے ہزاروں مسلمان اور سینکڑوں علمائے کرام شریک ہوکر تحریک ختم نبوت کے جذبے کو تازہ کرتے ہیں اور مختلف مکاتب فکر اور دینی جماعتوں کے سرکردہ راہ نما تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے تازہ ترین حالات کی روشنی میں امت مسلمہ کی راہ نمائی کرتے ہیں۔ گزشتہ جمعرات کو مجھے بھی مولانا محمد یوسف میواتی، حافظ محمد عمیر چنیوٹی، مولانا ثناء اللہ چنیوٹی اور دیگر رفقاء کے ہمراہ ختم نبوت کانفرنس کی رات کی نشست میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ اسٹیج پر مولانا اللہ وسایا، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا میاں محمد اجمل قادری، مولانا سید جاوید حسین شاہ، مولانا سید عزیز الرحمن ہزاروی، مولانا قاضی ارشد الحسینی، مولانا عبدالحق خان، قاری ابوبکر جہلمی، مولانا مفتی کفایت اللہ، مولانا محمد امجد خان، مولانا مفتی محمد حسن اور دیگر بہت سے زعماء کے علاوہ جمعیت علماء پاکستان (نورانی گروپ) کے سربراہ مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، جمعیت اہل حدیث کے راہ نما مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری اور جماعت الدعوۃ کے راہ نما مولانا قاری محمد یعقوب شیخ بھی جلوہ افروز تھے اور اس دفعہ کانفرنس کا پنڈال مسجد سے باہر کھلے میدان میں بنایا گیا تھا، جہاں ہزاروں دینی کارکن اپنے جذبات ایمان کا پرجوش انداز میں اظہار کر رہے تھے۔ راقم الحروف نے اس موقع پر جو گزارشات پیش کیں، ان کا خلاصہ قارئین کی دلچسپی کے لیے درج کیا جا رہا ہے۔

”عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس کامیاب کانفرنس کے انعقاد پر مبارک باد کی مستحق ہے اور مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہو رہی ہے کہ یہ اسٹیج حسب سابق امت مسلمہ کے اتحاد کا مظہر نظر آ رہا ہے۔ قادیانیت کے خلاف مسلمانوں کی جدوجہد میں امت مسلمہ کے سب طبقات اور گروہوں نے حصہ لیا اور مشترکہ پلیٹ فارم کے ساتھ ساتھ مختلف مکاتب فکر کے علمائے کرام کے الگ الگ دھارے بھی اس مقصد کے لیے متحرک رہے ہیں۔ بڑا دھارا حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ اور امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا رہا ہے لیکن ایک دھارا وہ ہے جس نے حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید ابوالحسنات قادریؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ اور مولانا عبدالستار خان نیازی کی قیادت میں اس محاذ پر خدمات سرانجام دی ہیں اور ایک دھارا وہ بھی ہے جس کے سرخیل حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی اور علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رہے ہیں۔ ان سب نے تحریک ختم نبوت میں مسلمانوں کی قیادت کی ہے اور ان کی مشترکہ مساعی کے نتیجے میں پاکستانی قوم نے 1974ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے تاریخی اور دستوری فیصلے کی منزل حاصل کی، اس لیے مجھے اسٹیج پر مولانا ابوالخیر محمد زبیر، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا قاری محمد یعقوب شیخ کو دیکھ کر خوشی ہوئی ہے اور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ان کا خیر مقدم کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

میں اس موقع پر تین گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں، ایک گزارش ملک کے حکمرانوں سے ہے، دوسری قادیانیوں سے ہے اور تیسری گزارش اس کانفرنس کے شرکاء اور ان کی وساطت سے ملک بھر کے عام مسلمانوں سے ہے۔

حکمرانوں سے میری گزارش یہ ہے کہ آج ملک میں دستور کی بالادستی اور قانون کی حکمرانی کا مسئلہ ایک سوالیہ نشان بنا ہوا ہے، عدلیہ اور سیاست دانوں کے سرخیل اس بات کے لیے فکرمند ہیں کہ دستور کی بالادستی قائم ہو اور قانون کی حکمرانی کا ماحول کس طرح پیدا کیا جائے۔ ہمارے وکلاء کی برادری نے اس مقصد کے لیے سڑکوں پر مہینوں مارچ کیا ہے اور عدالت عظمیٰ اس کے لیے مسلسل سرگرم عمل ہے، میں ان سب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دستور کے نفاذ کے بعد اس سے انحراف کا دروازہ سب سے پہلے کس نے کھولا تھا؟ 1973ء میں دستور کا نفاذ ہوا اور 1974ء میں دستور و پارلیمنٹ کے فیصلے کو قبول کرنے سے کھلم کھلا انکار کر دیا گیا۔ یہ انکار قادیانیوں نے کیا تھا اور وہ اس انکار پر آج بھی قائم ہیں۔ اگر دستور سے اس پہلے علانیہ انحراف کا نوٹس لے لیا جاتا تو دستور کی بالادستی کے حوالے سے جو صورت حال آج درپیش ہے، اس کی نوبت نہ آتی اور اگر آج بھی دستور کی بالادستی فی الواقع ہمارے حکمرانوں اور عدلیہ کے مقاصد میں شامل ہے تو اس کے لیے دستور پاکستان سے اس پہلے انحراف کا نوٹس لینا ہوگا، ورنہ دستور کی بالادستی اور قانون کی حکمرانی ایک تشنہ تعبیر خواب ہی رہے گی۔

ایک گزارش اسی حوالے سے یہ بھی ہے کہ آج بھی دنیا بھر میں پاکستان کے دستور اور پاکستان کے اسلامی تشخص کے خلاف خود کو پاکستانی کہلانے والوں کا سب سے بڑا مورچہ قادیانیوں کا ہی ہے اور وہ مختلف ممالک میں بیٹھے پاکستان کے نظریاتی تشخص اور دستور پاکستان کی اسلامی دفعات کے خلاف پروپیگنڈا اور لابنگ کر رہے ہیں، اس کا نوٹس لینا بھی حکمرانوں اور دستور کی بالادستی کی بات کرنے والوں کی ذمے داری ہے۔

میری دوسری گزارش قادیانیوں سے ہے اور اگر

میری بات مرزا مسرور احمد صاحب تک پہنچ سکے تو ان سے کہ وہ کچھ عرصے سے دنیا کو یہ یقین دلانے میں مصروف ہیں کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتے۔ میں نے امریکا کے مختلف اخبارات میں ان کے بعض اشتہارات خود پڑھے ہیں، جن میں وہ گول مول انداز سے اپنے اصل عقیدے کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میری ان سے گزارش ہے کہ جس عقیدے کو آپ عام لوگوں سے چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں اور جس کو عام لوگوں کے سامنے لانے کے لیے آپ کو طرح طرح کی تاویلات کا سہارا لینا پڑ رہا ہے، اس سے دست برداری کیوں نہیں اختیار کر لیتے؟ جس عقیدے کو کھلے بندوں بیان کرنا مشکل ہو اور جس کا دوراز کار تاویلات کے ذریعے دفاع کرنا بھی ممکن نہ رہا ہو، اس سے خواہ مخواہ چمٹے رہنے میں آخر کیا مجبوری ہے؟ میں مرزا مسرور صاحب کو تمام تر تلخیوں کے باوجود کھلے دل کے ساتھ اس فورم سے دعوت دیتا ہوں کہ اگر وہ مسلمانوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو سیدھے راستے سے مسلمانوں میں آجائیں، ہم ان کا خیر مقدم کریں گے اور اگر وہ عقیدۂ ختم نبوت کی من گھڑت تاویلات سے دست بردار ہو کر امت مسلمہ کا یہ اجماعی عقیدہ قبول کر لیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور ان کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کوئی بھی ہو، وہ مسلمان نہیں ہے اور اس کے ساتھ وہ امت مسلمہ کے اجماعی عقائد کو تسلیم کرنے کا اعلان کر دیں تو وہ ہمارے بھائی ہوں گے اور ہم مسلمانوں کی صفوں میں پورے خلوص اور اعزاز کے ساتھ انہیں خوش آمدید کہیں گے۔

تیسری گزارش میں اس کانفرنس کے شرکاء سے کرنا چاہتا ہوں کہ ہم سب کو اس بات کا ٹھنڈے دل ودماغ کے ساتھ جائزہ لینا چاہیے کہ کیا ہم سب کا سال بھر میں ایک دو ختم نبوت کانفرنسوں میں شریک ہو جانا اور علمائے کرام کے بیانات سن کر چند نعرے لگا لینا عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کافی ہے؟ یا اس کے علاوہ ہمارے کرنے کے اور کام بھی ہیں۔

میں کانفرنس میں شریک علمائے کرام، دینی کارکنوں اور مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والوں کو ایک کام کی دعوت دینا چاہتا ہوں کہ اس سال اگلی کانفرنس تک عملی طور پر صرف یہ کر لیں کہ اپنے اپنے علاقے میں ایسی تنظیموں اور خاص طور پر این جی اوز کی سرگرمیوں کا مطالعہ کریں اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ پاکستان کے اسلامی تشخص کو مجروح کرنے، ہماری تہذیبی روایات اور ثقافتی اقدار کو کمزور کرنے، نئی نسل کو عقیدہ وثقافت کے حوالے سے گمراہ کرنے اور قادیانیوں کی مختلف حوالوں سے پشت پناہی کے لیے وہ کون کون سا کام کس کس انداز میں کر رہی ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اتنا کام تھوڑی سنجیدگی کے ساتھ کر لیں تو خود بخود ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ اس محاذ کے ہم سے عملی تقاضے کیا ہیں اور ہم ان کو کس طرح پورا کر کے سرخرو ہو سکتے ہیں۔" ☆☆

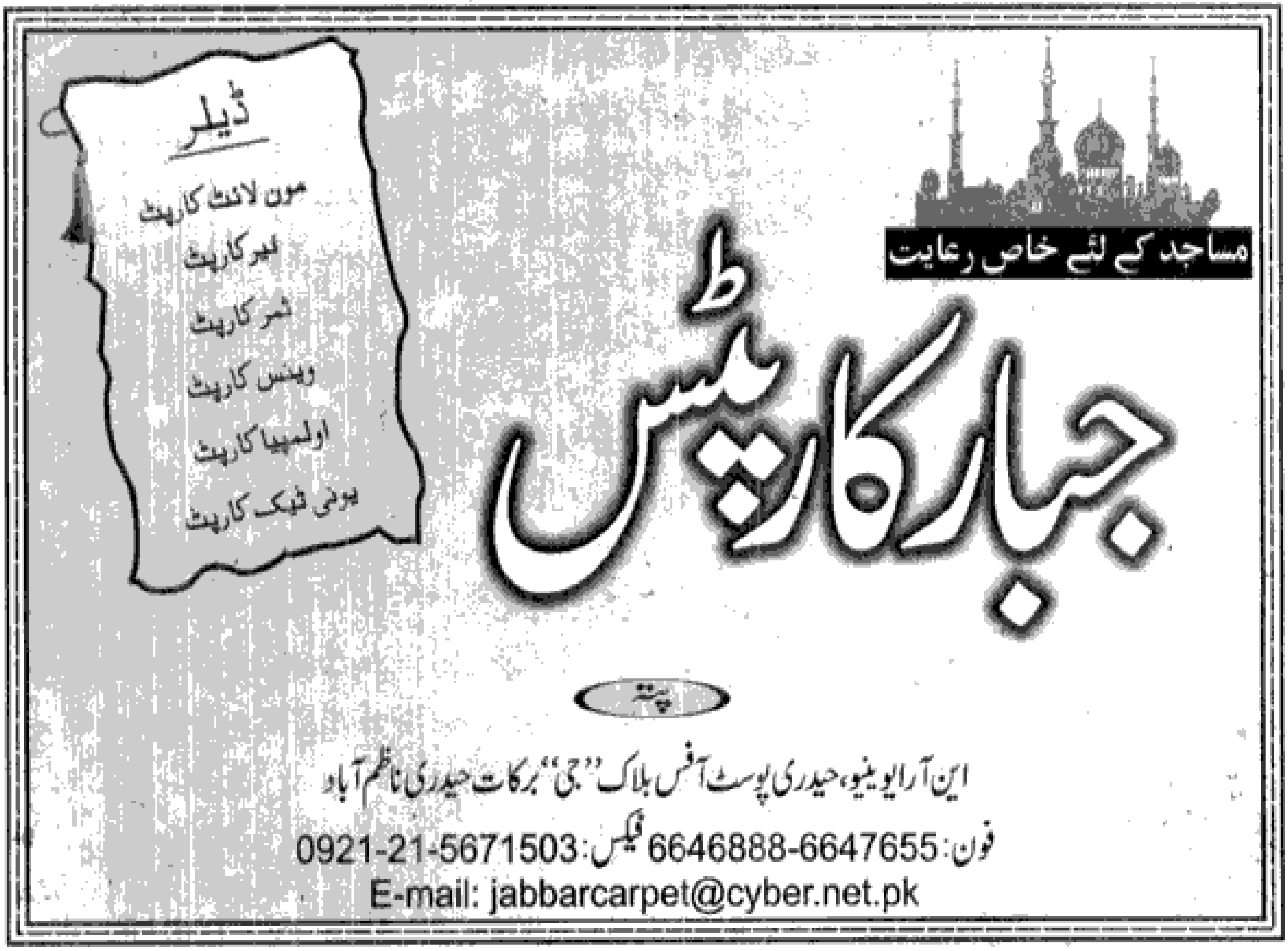

قربانی کے مسائل

مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالواحد مدظلہ

قربانی کس پر واجب ہے:

جس پر صدقۂ فطر واجب ہے اس پر بقر عید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے اور اگر اتنا مال نہ ہو کہ جس پر صدقہ فطر واجب ہوتا ہو تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے' لیکن پھر بھی اگر کر دے تو ثواب ہے۔

مسئلہ:... قربانی فقط اپنی طرف سے کرنا واجب ہے' اولاد کی طرف سے واجب نہیں بلکہ اگر نابالغ اولاد مال دار بھی ہو تو تب بھی اس کی طرف سے کرنا واجب نہیں' نہ اپنے مال میں سے' نہ اس کے مال میں سے کیونکہ اس پر واجب ہی نہیں ہوتی' لیکن اگر باپ اپنے مال میں سے اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے دے تو مستحب ہے' بیوی اور بالغ اولاد مال دار ہو تو ان کو اپنی طرف سے قربانی کرنا واجب ہے۔

مسئلہ:... بیوی اور بالغ اولاد مال دار ہو اور شوہر بیوی کے لئے اور بالغ اولاد کے لئے اپنے پاس سے قربانی کے جانور لا دے تاکہ وہ قربانی کر سکیں تو جائز ہے۔

مسئلہ:... جو بیٹا باپ کے ساتھ باپ کے کاروبار میں لگا ہوا ور کاروبار میں اس کا اپنا حصہ اور ملکیت کچھ نہ ہو تو اگر اس کے علاوہ بیٹے کے پاس قربانی کا نصاب ہو تو اس پر قربانی واجب ہوگی اور اگر نہیں ہے تو واجب نہیں ہوگی۔

مسئلہ:... عورت کے پاس کچھ مال نہ ہو لیکن اس نے نصاب کے بقدر مہر شوہر سے ابھی لینا ہو تو اگر مہر معجل ہو اور شوہر مال دار ہو تو عورت پر قربانی واجب ہے' اور اگر مہر معجل ہو لیکن شوہر فقیر ہے یا مہر ہی موجل ہو خواہ شوہر مال دار ہو یا فقیر ہو تو عورت پر قربانی واجب نہیں۔

مسئلہ:... اگر پہلے اتنا مال دار نہ تھا' اس لئے قربانی واجب نہ تھی' پھر بارہویں تاریخ کے سورج ڈوبنے سے پہلے کہیں سے مال مل گیا تو قربانی کرنا واجب ہے۔

قربانی مقیم پر واجب ہوتی ہے مسافر پر نہیں:

مسئلہ:... قربانی کے تینوں دن اقامت کا ہونا شرط نہیں ہے۔ دسویں' گیارہویں تاریخ کو سفر میں تھا پھر بارہویں تاریخ کو سورج ڈوبنے سے پہلے گھر پہنچ گیا یا پندرہ دن کہیں ٹھہرنے کی نیت کر لی تو اب قربانی کرنا واجب ہو گیا۔

مسئلہ:... دسویں کو گھر میں تھا پھر گیارہویں کو سفر میں چلا گیا اور بارہویں کو سورج ڈوبنے سے پہلے گھر آ گیا تو قربانی واجب ہوگی۔

مسئلہ:... اگر مال دار قربانی کے دن گزرنے سے پہلے سفر پر چلا گیا اور باقی وقت سفر میں گزرا تو اس سے قربانی ساقط ہے۔

مسئلہ:... جو شخص حج پر گیا اور حساب سے شرعی مسافر بنتا ہو اس پر قربانی واجب نہیں' مثلاً ایک شخص ۲۵ ذوالقعدہ کو مکہ مکرمہ پہنچا' اب چونکہ منیٰ' عرفات جانے میں پندرہ دن سے کم ہیں' اس لئے یہ شخص مکہ مکرمہ میں اقامت کی نیت بھی کر لے تب بھی مقیم نہیں مسافر ہی رہے گا۔ اس لئے خواہ یہ شخص حج سے پہلے مدینہ منورہ جائے یا نہ جائے' ۱۲/ ذوالحجہ تک یہ مسافر رہے گا اور اس پر قربانی واجب نہ ہوگی۔

قربانی کا وقت:

مسئلہ:... ذوالحجہ کی دسویں تاریخ سے لے کر بارہویں تاریخ کے سورج ڈوبنے سے پہلے تک قربانی کا وقت ہے چاہے جس دن قربانی کرے' لیکن قربانی کا سب سے بہتر دن دسویں کا ہے پھر گیارہویں تاریخ پھر بارہویں تاریخ۔

مسئلہ:... دسویں تاریخ کو شہر والوں کے لئے قربانی کا مستحب وقت عید کی نماز اور خطبہ کے بعد ہے جبکہ گاؤں والوں کے لئے جس میں عید کی نماز نہیں ہوتی سورج طلوع ہونے کے بعد ہے۔

مسئلہ:... گاؤں والوں کے لئے دسویں تاریخ کو فجر کی نماز کے بعد بھی قربانی کرنا جائز ہے۔

مسئلہ:... امام عید کی نماز پڑھا چکا' لیکن ابھی خطبہ نہیں پڑھا کہ کسی نے قربانی کر دی تو قربانی جائز ہے۔

مسئلہ:... امام کے نماز پڑھانے کے دوران قربانی کی تو قربانی نہیں ہوگی۔

مسئلہ:... امام نے نماز پڑھائی پھر لوگوں نے قربانی کی اس کے بعد پتہ چلا کہ امام کا وضو نہ تھا اور امام نے بلا وضو عید کی نماز غلطی سے پڑھا دی تھی تو قربانی ہوگئی اعادہ کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ:... اگر کسی عذر سے یا بلاعذر پہلے دن یعنی دسویں کو عید کی نماز نہیں ہوئی تو سورج کے زوال سے پہلے قربانی جائز نہ ہوگی البتہ زوال کے بعد جائز ہوگی اور دوسرے دن جب عید کی نماز پڑھی جائے تو نماز سے پہلے بھی قربانی جائز ہے۔

مسئلہ:... اگر عید کی نماز ہوئی اور پھر لوگوں نے قربانی کی بعد میں یہ بات ظاہر ہوئی کہ وہ دن دسویں کا نہیں نویں ذوالحجہ کا ہے اور چاند دیکھنے میں غلط ہوگئی تھی تو اگر باقاعدہ گواہی سے چاند کے ہونے کا اعلان کیا گیا تھا تو نماز اور قربانی دونوں جائز ہیں اعادہ کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ:... دسویں سے بارہویں تک جب جی چاہے قربانی کرے چاہے دن میں چاہے رات میں لیکن رات کو ذبح کرنا مکروہ تنزیہی ہے شاید کوئی رگ نہ کٹے اور اندھیرے میں پتہ نہ چلے اور قربانی درست نہ ہو۔

مسئلہ:... اگر کوئی شہر کا رہنے والا اپنی قربانی کا جانور کسی گاؤں میں بھیج دے تو وہاں اس کی قربانی عید کی نماز سے پہلے بھی درست ہے اگرچہ وہ خود شہر ہی میں موجود ہو ذبح ہوجانے کے بعد اس کو منگوالے اور گوشت کھائے۔

قربانی کے جانور:

مسئلہ:... بکرا، بکری، بھیڑ، دنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی ان جانوروں کی قربانی درست ہے، ان کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی درست نہیں۔

مسئلہ:... بکری سال بھر سے کم کی درست نہیں، جب پورے سال بھر کی ہو تب قربانی درست ہے اور گائے، بھینس دو برس سے کم کی درست نہیں، پورے دو برس کی ہوچکے تب قربانی درست ہے۔ اونٹ پانچ برس سے کم کا درست نہیں ہے۔

تنبیہ:... بکری جب پورے ایک سال کی ہوجاتی ہے اور گائے جب پورے دو سال کی ہوجاتی ہے اور اونٹنی جب پورے پانچ سال کی ہوجاتی ہے تو اس کے نچلے جبڑے کے دودھ کے دانتوں میں سے سامنے کے دو دانت گر کر دو بڑے دانت نکل آتے ہیں، نر اور مادہ دونوں کا یہی ضابطہ ہے، تو وہ بڑے دانتوں کی موجودگی جانور کے قربانی کے لائق ہونے کی اہم علامت ہے لیکن اصل یہی ہے کہ جانور اتنی عمر کا ہو۔ اس لئے اگر کسی نے خود بکری پالی ہو اور وہ چاند کے اعتبار سے ایک سال کی ہوگئی ہو لیکن اس کے دو دانت ابھی نہ نکلے ہوں تو اس کی قربانی درست ہے، لیکن محض عام بیچنے والوں کے قول پر کہ یہ جانور پوری عمر کا ہے اعتماد نہیں کرلینا چاہئے اور دانتوں کی مذکورہ علامت کو ضرور دیکھ لینا چاہئے۔

مسئلہ:... دنبہ یا بھیڑ اگر اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کے جانوروں میں رکھیں تو سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو سال بھر سے کم لیکن چھ ماہ سے زائد عمر کے دنبہ اور بھیڑ کی قربانی بھی درست ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو سال بھر کا ہونا چاہئے۔

مسئلہ:... گائے، بھینس، اونٹ میں اگر سات آدمی شریک ہوکر قربانی کریں تو بھی درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو اور سب کی نیت قربانی کرنے کی یا عقیقہ کی ہو صرف گوشت کی نیت نہ ہو، اگر کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم ہوگا تو کسی کی قربانی درست نہ ہوگی، مثلاً آٹھ آدمیوں نے مل کر ایک گائے خریدی اور اس کی قربانی کی تو درست نہ ہوگی، کیونکہ ہر ایک کا حصہ ساتویں سے کم ہے۔ اسی طرح ایک بیوہ اور اس کے لڑکے کو ترکہ میں گائے ملی اس مشترکہ گائے کی قربانی کی تو درست نہیں ہوئی کیونکہ اس میں بیوہ کا حصہ ساتویں سے کم ہے۔

مسئلہ:... گائے اونٹ میں بجائے سات حصوں کے صرف دو حصے ہوں یعنی دو آدمی مل کر ایک گائے یا اونٹ ذبح کریں اور اس طرح دونوں میں سے ہر ایک کے حصہ میں ساڑھے تین حصے ہوتے ہوں تو یہ جائز ہے، کیونکہ دونوں میں سے کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہیں ہے۔ اسی طرح اگر تین یا چار یا پانچ یا چھ آدمی مل کر ایک گائے کی قربانی کریں تو جائز ہے۔

قربانی کا گوشت اور کھال:

مسئلہ:... یہ افضل ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرے، ایک حصہ اپنے لئے رکھے، ایک حصہ اپنے رشتے داروں اور دوستوں کے لئے اور ایک حصہ فقراء پر صدقہ کرے۔ اگر کوئی زیادہ حصہ فقراء پر صدقہ کردے تو یہ بھی درست ہے اور اگر اپنی عیال داری زیادہ ہے اس وجہ سے سارا گوشت اپنے گھر میں رکھ لیا

Sonara Gold Colection
سونارا گولڈ کلیکشن
NP1/59 مرادلوہار اسٹریٹ، صرافہ بازار، میٹھادر، کراچی
Cell: 0300-8932894, 0313-8932894

تو یہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ:... قربانی کا گوشت فروخت کرنا جائز نہیں' اگر کسی نے فروخت کر دیا تو اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ:... قربانی کی کھال یا تو یونہی خیرات کر دے یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت صدقہ کر دے۔

مسئلہ:... گوشت یا کھال کی قیمت کو مسجد کی مرمت یا کسی اور نیک اور رفاہی کام میں لگانا جائز نہیں صدقہ ہی کرنا چاہئے۔

مسئلہ:... جس طرح قربانی کا گوشت غنی کو دینا جائز ہے اسی طرح کھال بھی غنی کو دینا جائز ہے جبکہ اس کو بلاعوض دی جائے' اس کی کسی خدمت وعمل کے عوض میں نہ دی جائے' غنی کی ملک میں دینے کے بعد وہ اگر اس کو فروخت کر کے اپنے استعمال میں لانا چاہے تو جائز ہے۔

مسئلہ:... قربانی کا گوشت اور اس کی کھال کافر کو بھی دینا جائز ہے بشرطیکہ اجرت میں نہ دی جائے۔

مسئلہ:... گوشت یا چربی یا کھال قصائی کو مزدوری میں نہ دے بلکہ مزدوری اپنے پاس سے الگ دے۔

مسئلہ:... سات آدمی گائے میں شریک ہوں اور آپس میں گوشت تقسیم کریں تو تقسیم میں انکل سے کام نہ لیں بلکہ خوب ٹھیک ٹھیک تول کر بانٹیں کیونکہ کسی حصہ کے کم یا زیادہ ہونے میں سود ہو جائے گا' خواہ شریک اس پر راضی بھی ہوں اور جس طرف گوشت زیادہ گیا ہے اس کا کھانا بھی جائز نہیں' البتہ اگر گوشت کے ساتھ سری پائے اور کھال کو بھی شریک کرلیا تو جس طرف سری پائے یا کھال ہو اس طرف اگر گوشت کم ہو درست ہے چاہے جتنا کم ہو' جس طرف گوشت زیادہ ہو اس طرف سری پائے بڑھائے گئے تو اب بھی سود رہا۔

مسئلہ:... اگر ایک جانور میں کئی آدمی شریک ہیں اور وہ سب آپس میں تقسیم نہیں کرتے بلکہ ایک ہی جگہ کچا یا پکا کر فقرا' اور احباب میں تقسیم کریں تو یہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ:... تین بھائی یا زیادہ یعنی سات تک بھائی ایک گائے میں شریک ہوں اور کہیں کہ اپنی اپنی ضرورت کا گوشت لے لو اور باقی فقرا' پر تقسیم کر دو تو یہ جائز نہیں بلکہ یا تو پہلے کچھ فقرا' کو دے کر پھر باقی کو برابر برابر تقسیم کرلیں یا پہلے برابر برابر تقسیم کریں پھر ہر ایک اپنے حصہ میں سے فقرا' کو دے۔

متفرق مسائل:

مسئلہ:... اونٹ میں نحر افضل ہے اور ذبح بھی جائز ہے جبکہ گائے بکری میں ذبح مستحب ہے۔

مسئلہ:... تنہا ایک شخص پوری گائے ذبح کرے تو پوری گائے ایک قربانی ہو کر کل کی کل واجب ہوئی۔

مسئلہ:... اپنی قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے' اگر کوئی خود ذبح کرنا نہ جانتا ہو یا اس کی ہمت نہ ہوتی ہو تو کسی اور سے ذبح کرالے اور ذبح کے وقت جانور کے سامنے کھڑا ہونا بہتر ہے۔

مسئلہ:... قربانی کرتے وقت زبان سے نیت کرنا اور دعا پڑھنا ضروری نہیں' اگر دل میں خیال کرلیا کہ میں قربانی کرتا ہوں اور زبان سے کچھ نہیں پڑھا فقط زبان سے بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کر دیا تو بھی قربانی درست ہوگئی لیکن اگر یاد ہو تو دعا پڑھ لینا بہتر ہے۔

ذبح سے پہلے کی دعا:

"انی وجهت وجهی للذی فطر السموت والارض حنیفاً وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لا شریک له وبذالک امرت وانا من المسلمین اللهم منک ولک۔"

ذبح کے بعد کی دعا:

"اللهم تقبله منی کما تقبلت من حبیبک محمد و خلیلک ابراهیم علیهما الصلوٰة والسلام۔"

مسئلہ:... قربانی کی رسی وغیرہ سب چیزیں خیرات کر دے۔

مسئلہ:... جس پر قربانی واجب تھی لیکن اس نے برسوں قربانی نہیں کی تو وہ گناہ کی معافی بھی مانگے اور جتنے سالوں کی قربانی رہ گئی اس قدر قیمت کا صدقہ کر دے۔

مسئلہ:... قربانی سے پہلے قربانی کے جانور کا دودھ دوہا ہو یا اس کی اون اتاری ہو تو اس کو صدقہ کرنا لازم ہے۔ (ماخوذ از مسائل بہشتی زیور) ☆☆

ماہانہ مشاورتی اجلاس حلقہ منظور کالونی

کراچی (رپورٹ عمر فاروق) ۷/اکتوبر بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد اللہ والی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام علمائے کرام کا ماہانہ مشاورتی اجلاس منعقد ہوا۔ مولانا توصیف احمد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے شرکائے اجلاس کے سامنے جماعتی سطح پر ملک بھر میں ہونے والے مختلف پروگرامز اور کورسز کی رپورٹ پیش کی۔ حلقہ منظور کالونی کے ذمہ دار مولانا محمد بلال نے گفتگو کرتے ہوئے حلقہ منظور کالونی میں ہونے والی جماعتی سرگرمیوں کے متعلق ساتھیوں کو آگاہ کیا۔ اجلاس میں خصوصیت کے ساتھ اس بات پر زور دیا گیا کہ اسکول وکالج کے طلبا میں کام کس طرح شروع کیا جائے؟ اس امر پر مختلف آرائیں سامنے آئیں۔ جن میں متفقہ طور پر اس رائے پر اتفاق کیا گیا کہ منظور کالونی کے تمام اسکولز وکالجز کے پرنسپلز اور ٹیچرز حضرات سے مل کر انہیں اس عظیم الشان عقیدہ کی طرف توجہ دلائی جائے۔ عیدالاضحیٰ کے بعد حلقہ منظور کالونی میں ختم نبوت کانفرنس سے متعلق بھی مشورہ کیا گیا۔ اجلاس میں مولانا عبدالجلیل' مولانا حفیظ الرحمن فاروقی' مولانا محمد قاسم' مولانا مفتی محمد امجد حسین' مولانا نصر من اللہ' مولانا محبوب احمد' مولانا محمد رضوان' مولانا سلیم تبسم' قاری نعیمین شہزاد' حافظ وقار احمد اور محمد عمران کے ساتھ ساتھ دیگر کارکنان ختم نبوت نے بھی شرکت کی۔

روضۂ اقدس کی زیارت:

آہستہ قدم' نیچی نگاہ' پست صدا ہو
خوابیدہ یہاں روح رسول عربی ہے
اے زائرِ بیت نبوی یاد رہے یہ
بے قاعدہ یہاں جنبش لب بے ادبی ہے
بچھاؤ پلکیں جھکاؤ آنکھیں
ادب کا اعلیٰ مقام آیا

حج کے بعد سب سے افضل' سب سے بہتر اور سب سے بڑی سعادت دونوں جہاں کے سردار جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عظمت وہ چیز ہے' جس کے بغیر ایمان درست نہیں رہ سکتا' لہٰذا دیار مقدس میں پہنچنے کے بعد اب روضۂ اقدس کے سامنے خود حاضر ہوکر درود و سلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں اور اس پر ملنے والے بے شمار فضائل و برکات حاصل کریں جو دور سے درود و سلام پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کا زندہ ہونا جمہور امت کے نزدیک طے شدہ بات ہے' جو شخص اس کو نہ مانے وہ جاہل ہے اور نالائق ہے' بہر حال آپ کا جو امتی مزار مبارک پر حاضر ہوکر سلام عرض کرے' آپ خود اس کا سلام سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں' ایسی صورت میں وفات کے بعد آپ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہونا اور سلام عرض کرنا ایک طرح بالمشافہ سلام پیش کرنے کے برابر ہے جو بلاشبہ ایک عظیم ترین سعادت ہے جو ہر زیارت کرنے والے کو تمام آداب کے ساتھ ضرور حاصل کرنی چاہئے بلکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت کرنا ایسا ہے جیسے اس نے حضور کی زندگی میں آپ کی زیارت کی' جو لوگ حج نہیں کرتے وہ اس دولت

حج کے فضائل و برکات

آخری قسط

مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

عظمیٰ سے بھی محروم رہتے ہیں جو حقیقت میں بڑی محرومی ہے۔

فضائل زیارت مزار اقدس:

☆...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے حج کیا اور اس کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ میری وفات کے بعد (زیارت کی سعادت حاصل کرنے میں) ان ہی لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے میری حیات میں میری زیارت کی۔ (رواہ البیہقی)

☆...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی' اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (ابن خزیمہ)

☆...... رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ (رواہ ابن عدی بسند حسن)

☆...... رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری قبر کے پاس کھڑے ہوکر مجھ پر درود پڑھتا ہے میں خود اس کو سنتا ہوں۔ (رواہ البیہقی)

☆...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری قبر کے پاس کھڑے ہوکر مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے' میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو شخص کسی اور جگہ درود شریف پڑھتا ہے تو اس کی دنیا و آخرت کی ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں اور میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور سفارشی ہوں گا۔ (رواہ البیہقی)

یہ کتنی بڑی فضیلت ہے کہ روضۂ اقدس پر کھڑے ہوکر درود و سلام پڑھنے کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود بنفس نفیس سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں' اس لئے ادب و احترام سے نظر جھکا کر بڑے ہی خلوص سے سلام پیش کرنا چاہئے اور مدینہ منورہ کے قیام کے دوران زیادہ سے زیادہ یہ سعادت حاصل کرنی چاہئے۔

درود و سلام کا ثواب:

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس کھڑے ہوکر یہ آیت پڑھے؛

''ان اللہ ملئکتہ یصلون علی النبی۔''

اس کے بعد ستر مرتبہ: ''صلی اللہ علیک یا محمد '' کہے تو ایک فرشتہ کہتا ہے: اے شخص! اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور اس کی ہر حاجت پوری کردی جاتی ہے۔ (فضائل حج)

روضۂ اقدس پر دستور کے مطابق درود و سلام پیش کرنے کے بعد مذکورہ فضیلت حاصل کرنے کے لئے ستر مرتبہ ذکر کردہ درود شریف بھی پڑھ لیا کریں اور مذکورہ الفاظ کی جگہ اگر ستر مرتبہ یہ کلمات کہے جائیں تو شاید زیادہ بہتر ہو:

''الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔'' (حوالہ بالا)

عام حالات میں درود و سلام پڑھنے کے

احادیث میں بڑے عجیب وغریب فضائل منقول ہیں' ان میں سے چند خاص خاص فضائل یہاں لکھے جاتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کا اہتمام کیا جائے بلکہ مدینہ منورہ کے قیام کے دوران تو خاص طور پر درود شریف کی کثرت کرنی چاہئے اور درود ابراہیمی سب درودوں کا سردار ہے' اس لئے اسی کو زیادہ پڑھنا چاہئے۔

قرب کا ذریعہ:

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے روز میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوگا۔ (ت' حب)

تفکرات سے نجات اور گناہوں کی معافی:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ پر درود شریف کثرت سے پڑھتا ہوں تو کتنا درود اپنے معمول میں رکھوں؟ فرمایا: جس قدر تمہارا دل چاہے' میں نے کہا: ایک چوتھائی' یعنی باقی تین چوتھائی دوسرے معمولات رہیں؟ فرمایا: جس قدر تمہارا دل چاہے اور اگر بڑھادو تو تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: آدھا؟ فرمایا: جتنا چاہو' اور اگر زیادہ کرو تو اور بہتر ہے' میں نے کہا تو پھر سب ورد ہی درود رکھوں گا' فرمایا: تو اب تمہاری سب فکروں کی بھی کفایت ہوجائے گی اور تمہارے گناہ بھی معاف ہوجائیں گے۔ (ت' مس)

دس رحمتیں اور دس نیکیاں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اس کے دس گناہ معاف فرماتے ہیں اور اس کے دس درجہ بڑھاتے ہیں اور دس نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھتے ہیں۔ (ن' ط)

۷۰ رحمتیں اور ۷۰ دعائیں:

ایک روایت میں ارشاد ہے کہ: درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ ستر رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور فرشتے اس کے لئے ستر مرتبہ دعا کرتے ہیں۔ (زادالسعید)

عرش کا سایہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود کی کثرت کرے گا تو وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔ (حاشیۃ الذہب)

اَسّی ۸۰ سال کے گناہ معاف:

درمختار میں اصبہانی سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھے اور وہ قبول ہوجائے تو اس کے اَسّی سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (زادالسعید)

سو حاجتیں پوری:

امام مستغفری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی ہر روز سو بار درود پڑھے' اس کی سو حاجتیں پوری کی جائیں گی' تیس دنیا کی اور باقی آخرت کی۔ (مفن)

ہزار مرتبہ پڑھنے کے لئے بشارت:

ابوحفص ابن شاہینؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود پڑھے تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ اپنا ٹھکانہ جنت میں نہیں دیکھ لے گا۔ (سع)

قیامت کے ہولناکی سے نجات:

دیلمیؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے ہول اور خطرات سے وہ شخص زیادہ نجات حاصل کرے گا جو دنیا میں مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہوگا۔ (سع)

کثرت سے درود شریف پڑھنا' مدینہ طیبہ میں خاص معمول ہونا چاہئے' اور پھر زندگی بھر یہ معمول جاری رہنا چاہئے' جس سے دنیا و آخرت میں مذکورہ بالا فضائل و برکات حاصل ہوں گے۔ حج کی استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والے نہ جانے دین و دنیا کے کتنے ہی فوائد و ثمرات اور اجر و برکات سے محروم ہیں۔

مدینہ منورہ کی موت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس کی کوشش کرسکے کہ مدینہ منورہ میں اس کی موت آئے تو اس کو چاہئے کہ وہ (اس کی کوشش کرے اور) مدینہ منورہ میں مرے (کیونکہ) میں ان لوگوں کی ضرور شفاعت کروں گا جو مدینہ طیبہ میں مریں گے (اور وہاں دفن ہوں گے)۔ (جامع ترمذی)

مدینہ طیبہ میں موت آنا گو اپنے اختیار میں نہیں لیکن بندہ اس کی آرزو اور دعا تو کرسکتا ہے اور اخلاص کے ساتھ کسی قدر کوشش بھی کرسکتا ہے اور اخلاص کے ساتھ کوشش کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ مدد بھی فرماتے ہیں' حدیث بالا کا یہی مدعا ہے: اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دعا مانگنے کے لائق ہے:

"اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک واجعل موتی فی بلد رسولک۔" (بخاری)

ترجمہ: "اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا فرما اور اپنے محبوب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک شہر (مدینہ منورہ) میں مرنا (اور دفن ہونا) نصیب فرما۔"

جنت البقیع میں دفن ہونا:

مدینہ منورہ میں ایمان کے ساتھ مرنے کے بعد جنت البقیع میں دفن ہونا بہت بڑی نعمت ہے' جہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت مدفون ہیں یعنی حضرت عباس' حضرت حسن رضی اللہ عنہما' حضور کی صاحبزادیاں حضرت زینب' حضرت ام کلثوم' حضرت رقیہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تین پھوپھیاں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم آرام فرما ہیں اور تیسرے خلیفہ راشد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ' دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین' بے شمار تابعینؒ تبع تابعینؒ اور لاتعداد علماؒ' صلحاؒ' شہداؒ اور اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ مدفون ہیں' احادیث میں جنت البقیع کے خاص فضائل ہیں' چند یہ ہیں:

☆..... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آسمان والوں کے لئے دو قبرستان زمین پر ایسے چمکتے ہیں جیسے زمین والوں کے لئے آسمان پر چاند اور سورج چمکتے ہیں' ایک بقیع کا قبرستان دوسرے مقبرۂ عسقلان۔ (فضائل حج)

☆..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی' میں اس میں سے نکلوں گا' پھر ابوبکر اپنی قبر سے نکلیں گے پھر عمر' پھر جنت البقیع میں جاؤں گا' وہاں جتنے مدفون ہیں ان کو اپنے ساتھ لوں گا' پھر مکہ مکرمہ کے قبرستان والوں کا انتظار کروں گا وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان آکر مجھ سے ملیں گے۔ (ترمذی)

☆..... حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اے ام قیس! کیا تم نے یہ مقبرہ (یعنی جنت البقیع) دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! یا رسول اللہ دیکھا ہے' (اس کے بعد) آپ نے فرمایا کہ: قیامت کے دن اس قبرستان سے ستر ہزار آدمی اس طرح اٹھائے جائیں گے کہ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکدار ہوں گے' یہ لوگ بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے' (حضورؐ سے یہ فضیلت سن کر) ایک صاحب اٹھے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا میں ان میں سے ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں تم ان میں سے ہو' پھر ایک صاحب اور اٹھے اور انہوں نے بھی یہی عرض کیا' آپؐ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔ (القریٰ)

مدینہ منورہ کی موت کے ساتھ جنت البقیع میں دفن ہونے کی تمنا بھی ہونی چاہئے اور دعا بھی کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ سعادت خاص اپنے فضل کرم سے ضرور عنایت فرمائے۔ آمین۔ ☆☆

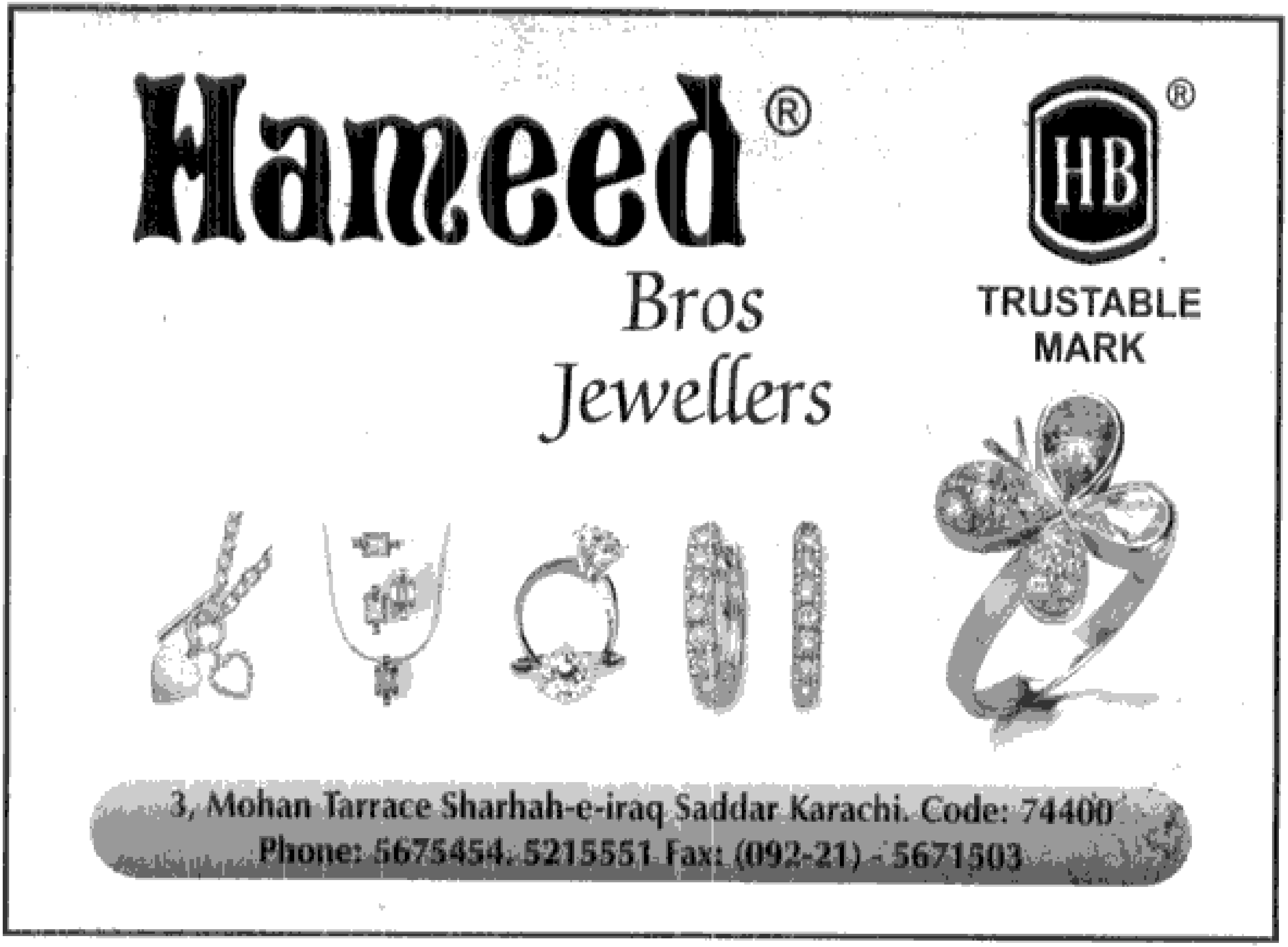

حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

تحاریکِ ہائے تحفظ ختم نبوت کا ہر کردار نمایاں اور نرالا تھا، انمٹ داستان اور لازوال قربانیوں کی تحریک میں ہر ایک جلی شان وشوکت کا مالک تھا، ان نفوس مقدسہ میں سے ایک عظیم نام حضرت مولانا تاج محمودؒ کا بھی ہے جن کی بروقت اور بے مثال تحریک اور کوشش پر تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء نے زور پکڑا اور دن بدن اپنے قیمتی نتائج کی طرف بڑھتی گئی، ان کی چند یادیں اور محبتیں ہدیہ قارئین کی جاتی ہیں، پڑھیے اور تحفظ ختم نبوت کے مشن میں آگے بڑھیے!

پیش کار: مولانا قاضی احسان احمد

۱۹۵۳ء کی تحریکِ ختم نبوت جو مارشل لاء کی بھینٹ چڑھ کر بظاہر شہید ہوگئی، فیصل آباد میں مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کے دم قدم سے چلی، حکومت نے بڑی تگ ودو کے بعد آپ کو گرفتار کیا، لاہور کے شاہی قلعے میں لایا گیا، اس بوچڑ خانے میں پولیس کے بعض افسروں نے آپ پر ستم توڑنے کی انتہا کردی، لیکن اس مردِ خدا نے ہر صعوبت، ہر تشدد اور ہر اذیت کو خندہ پیشانی سے جھیلا، اُف تک نہ کی، اپنی استقامت سے قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ کردی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق، کفار مکہ کے ظلم سہتے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق میں قربان ہوتے تھے، سید اعجاز حسین شاہ اس زمانے میں سی آئی ڈی کے ڈی ایس پی اور قلعے کے انچارج تھے، انہوں نے خود راقم الحروف سے ذکر کیا کہ: ”تاج محمود قرونِ اولیٰ کے فدایانِ رسول عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بے نظیر تصویر تھے، وہ پولیس کے ہر وار پر دُرود پڑھتا اور عشق رسالت میں ڈوب جاتا ہے۔“ (ہفت روزہ ”چٹان“ شورش کاشمیری)

ناموسِ رسالت پر سب کچھ قربان کرنے کا عزم:

کہا جاتا ہے کہ دل سے جو بات نکلتی ہے، اثر رکھتی ہے۔ مولانا کی زندگی ایسے واقعات سے پُر نظر آتی ہے، اسی طرح کا ایک واقعہ ۱۹۵۳ء کی تحریک کا بھی ہے، جب مولانا جامع مسجد کچہری بازار (فیصل آباد) میں شمعِ رسالت کے پروانوں کے ایک عظیم مجمع سے خطاب کررہے تھے، وہ قادیانی گروہ اور اس سے تحفظ کے لئے حکومتِ وقت کے کئے گئے اقدامات کے خلاف بپھرے ہوئے اس مجمع سے خطاب کرتے ہوئے لوگوں کو سول نافرمانی کی ترغیب دے رہے تھے۔ مولانا تاج محمودؒ کے دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی یہ آواز مسجد کی گیلری میں کھڑی ایک خاتون بھی ہمہ تن گوش ہوکر سن رہی تھی کہ مولانا کے شدت جذبات سے مغلوب ہوکر اپنی گود کے بچے کو منبر کی طرف اُوپر سے (جہاں مولانا کھڑے ہوکر تقریر کر رہے تھے) مولانا کی طرف اُچھال دیا، اور کہا کہ: ”مولوی صاحب! میرے پاس ایک یہی سرمایہ ہے، اسے سب سے پہلے حضورؐ کی آبرو پر قربان کردو!“ یہ کہہ کر وہ عورت اُلٹے پاؤں باہر کی طرف چل پڑی۔

اس وقت سارا مجمع دہاڑیں مار کر رو رہا تھا، خود مولانا کی آواز گلوگیر اور رندھی ہوئی تھی، انہوں نے لوگوں سے کہا کہ: ”لوگو! اس بی بی کو جانے نہ دینا، اسے بلاؤ، بلاؤ!“ چنانچہ اس خاتون کو بلایا گیا اور مولانا نے اپنے قدموں میں بیٹھے اپنے معصوم اکلوتے بیٹے طارق محمود (جو آج ہم میں نہیں) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ: ”بی بی! سب سے پہلی گولی تاج محمود کے سینے سے گزرے گی، پھر میرے اس بچے کے سینے سے، پھر اس مجمع کے تمام افراد گولیاں کھائیں گے، اور جب یہ سب قربان ہوجائیں تو اپنے بچے کو لے کر آنا اور اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر قربان کردینا۔“ یہ کہا اور وہ بچہ اس عورت کے حوالے کردیا۔

ختم نبوت کی خدمت کا قیمتی سرمایہ:

مولانا تاج محمودؒ مسئلہ ختم نبوت کے اس قدر شیدائی اور فدائی تھے کہ آپ کے لب ولہجے، خلوت و جلوت، تقریر وتحریر سے اسی مسئلہ ختم نبوت کی خوشبو مہکتی تھی، اگر کسی وقت موج میں ہوتے تو فرمایا کرتے تھے کہ: ”میں تو اللہ تعالیٰ سے عرض کروں گا

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 2545573

کہ میرا دامن تو خالی ہے، بس میرے دامن میں تو تیرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی خدمت کا قیمتی سرمایہ ہے، اللہ تعالیٰ اس سرمایہ کی برکت سے رحمتوں کے دروازے کھول دیں گے۔

مرتے دم تک.....

ایک دفعہ آپ سے عرض کیا گیا کہ: آپ دل کے مریض ہیں، آپ تقریر میں اس قدر جذباتی نہ ہوا کریں، اس طرح آپ کے دل کی بیماری کو خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ آپ مسکرا کر فرما دیتے: ”چھوڑو جی...! ایک دل ہی تو ہے ہم فقیروں کے پاس، یہ بھی اگر اپنے آقا مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر نثار نہ کیا تو کیا کمایا؟ ہونے دو جو ہوتا ہے، ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ مرتے دم تک جہاد جاری رکھیں گے۔“ اور یہ صرف زبان تک محدود نہیں، بلکہ کر کے دکھا دیا۔

سچا عشق رسول:

مولانا محمد رمضان علوی (راولپنڈی) بیان کرتے ہیں کہ: ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں سب اکابر کے ساتھ مولانا تاج محمودؒ بھی راولپنڈی تشریف لائے ہوئے تھے، میرے دردِ گردہ کی شدید تکلیف شروع ہوگئی، ظہر کے وقت تشریف لائے، تھوڑی دیر ٹھہرے، فرمایا: ”عصر کے وقت پھر آؤں گا“ حسب وعدہ تشریف لائے، میرے لڑکے سے کہا کہ: ”بالا خانے کا کمرہ کھولو اور ابا جی سے کہو جیسے ممکن ہو اُوپر آجاؤ“ بندہ لڑکھڑاتا ہوا حاضر ہوا، چائے پیش کی، فرمایا: ”کسی چیز کو طبیعت نہیں چاہ رہی“ چہرے پر نظر ڈالی، زبردست پریشانی کے آثار ہیں، میں نے وجہ پوچھی، بغیر کسی دُوسری بات کے فرمایا: ”میرے پیارے! بڑے شاطر لوگوں سے واسطہ پڑ چکا ہے، مجھے معلوم ہے کہ تجھے شدید تکلیف ہے، سن میں ایک وصیت کرنے آیا ہوں۔“ یہ لفظ سن کر میں نے کہا: ”مولانا! خیریت تو ہے؟ آپ کیوں اس قدر پریشان ہو رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کرم فرمائے گا، آپ کی قربانیاں رنگ لائیں گی۔“ فرمایا: ”چھوڑو ان باتوں کو، میری وصیت سن لو، آج اگر فیصلہ ہمارے خلاف ہوا تو میری روح یقیناً قفسِ عنصری سے پرواز کر جائے گی، اکابر مدرسہ تعلیم القرآن میں جمع ہیں، وہ بھی سوچیں گے، ان کو اطلاع بالکل نہ ہونے پائے، میرے جنازے کو فیصل آباد (لائل پور) پہنچانے کی راتوں رات کوشش کرنا، عزیزم طارق محمود کو پہلے فون کر دینا کہ تمہارے والد کو لا رہا ہوں، اور اس کو ہر قسم کی تسلی دینا۔“ بولے جا رہے ہیں، گھر بچیوں کے متعلق کہے جا رہے ہیں، بصد مشکل چپ کرایا، حوصلہ کریں، اللہ تعالیٰ مدد فرمائیں گے، ابھی آپ کی بہت ضرورت ہے۔ پھر فرمایا: ”جہاں میرے آقا کی ناموس کا تحفظ نہ ہو، وہاں زندہ رہ کر کیا کرنا ہے؟“ کبھی جوش میں آکر بعض الفاظ استعمال کر جاتے ہیں کہ ایسا ہی ہے، نمازِ مغرب بمشکل نیچے اُتر کر مرحوم نے ادا کی، میں نے فکر کی وجہ سے کچھ مقوی اشیاء منگوائیں، نماز کے بعد پیش خدمت کیں، فرمایا: ”اب یہ سب چیزیں بیکار ہیں!“ ۶ رستمبر رات کو راولپنڈی کے جلسے میں شریک ہوئے، اچھی خبریں سن کر آئے، پورا دن مصروف رہے، ۷ رستمبر کی شام کو میرے گھر آئے، ریڈیو منگوایا، خبروں کا وقت قریب تھا، سوئچ آن کر دیا، سکوت طاری تھا، جیسے ہی مرتدوں مرزائیوں کے غیر مسلم اقلیت قرار دیئے کے الفاظ کان میں پڑے، شیر کی طرح اُٹھ کر بیٹھ گئے، ورنہ ڈیڑھ گھنٹہ لیٹے ہی پریشانی میں گزر گیا، اب فرمایا: ”گھر میں کچھ تیار ہو منگواؤ کہ مجھے جلد اکابر کے پاس جانا ہے۔“ چند نوالے جلدی جلدی سے تناول فرمائے، پھر تعلیم القرآن جا کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے شیروں کی طرح گرجے، رات واپس آئے، ساری رُوئیداد سنائی، فرمایا: ”اب ان شاء اللہ نبوت کاذبہ کے پرخچے اُڑ کے رہیں گے۔“ یہ کیفیات سوائے سچے عشق رسول کے حاصل نہیں ہوتی۔

اخلاص کی دلیل:

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں جامع مسجد فیصل آباد میں جلسۂ عام تھا، تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام جمع تھے، بریلوی مکتب فکر کے ممتاز رہنما مولانا صاحبزادہ فضل رسول حیدر کو صدارت کے لئے مسجد کے منبر پر بٹھایا گیا، اسٹیج پر رش تھا، مولانا تاج محمود مرحوم سمٹ سمٹا کر ان کے قدموں میں بیٹھ گئے، علم و عمل بزرگی کے اعتبار سے مولانا تاج محمود صاحب کا عظیم مقام اور مسئلہ ختم نبوت کی خاطر کسی کے قدموں میں بیٹھنا، آپ کے اخلاص کی دلیل تھی، اس منظر کو دیکھ کر ایک صاحب نے کہا کہ: اللہ ربّ العزت مولانا تاج محمود کے اس ایثار و قربانی کو یونہی ضائع نہ کریں گے تحریک کامیاب ہوگی!“ چنانچہ ایسے ہی ہوا۔☆

سو سال سے زائد بہترین خدمت

ESTD 1880

ABS

ABDULLAH BROTHERS SONARA

عبداللہ برادرز سونارا

Formerly: H. Elyas Sonara

Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar, Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

قادیانیوں کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے

ماریشس کی روز ہل مسجد کا قضیہ اور

قادیانیوں کی شکست

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

روز ہل جزیرہ ماریشس کا خوبصورت قصبہ ہے۔ جہاں ۱۸۶۳ء میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کی اور اس کے انتظامات کے لئے ''روز ہل مسلم مسجد کمیٹی'' قائم ہوئی یہی وہ عظیم الشان مسجد تھی جو عیسائیوں اور مرزائیوں کی تبلیغ کا منہ توڑ جواب مہیا کرتی' چنانچہ جب قادیانیوں کے خلاف یہاں موثر آواز بلند ہوئی اور مسلمانوں نے قادیانیوں کا مساجد میں داخلہ بند کر دیا اور ان سے معاشرتی تعلقات منقطع کر لئے گئے تو کچھ قادیانی جو روز ہل کی مسجد میں نماز ادا کرتے تھے' انہوں نے مسجد پر قبضہ کر لیا' کیونکہ ان دنوں مسجد کا متولی ''ابراہیم سلیمان اچیا'' نامی ایک لالچی آدمی تھا' تو قادیانیوں نے اسے اپنے دامن میں پھانس لیا' جب مسجد کا تنازعہ شروع ہوا تو اس میں ۱۲ قادیانی اور ۵۰۰ مسلمان تھے' متولی چونکہ قادیانی تھا' اس لئے مسجد پر قبضہ جما لیا گیا' حالات بگڑتے دیکھ کر مسلمانوں نے یہ جھگڑا ماریشس کی سپریم کورٹ کے سپرد کر دیا۔

''ماریشس کی تاریخ میں سب سے بڑا مقدمہ'' مسجد روز ہل کے مقدمہ کو ماریشس کی تاریخ میں سب سے بڑا مقدمہ کہا جاتا ہے' کیونکہ پورے دو سال تک سپریم کورٹ نے کیس کی سماعت کی اور پہلی مرتبہ فیصلہ دیا کہ مسلمان الگ امت ہیں اور قادیانی الگ۔ یہ مقدمہ لڑنے کے لئے مسلمانوں اور قادیانی دونوں نے دوسرے ممالک سے مشہور وکلاء منگوائے' قادیانیوں سے مسجد واپس لینے کے لئے روز ہل کے جن مسلمانوں نے کام کیا' ان میں محمود اسحاق جی' اسماعیل حسن جی' ابراہیم حسن جی قابل ذکر ہیں' یہ لوگ وہاں کے تجارتی حلقوں میں بڑا مقام رکھتے تھے' انہوں نے جو مقدمہ دائر کیا اس کی بنیاد یہ تھی:

دعویٰ:

''روز ہل کی مسجد جہاں مسلمانوں کے سنی حنفی فرقہ کے لوگ نماز پڑھتے ہیں' یہ مسجد انہوں نے تعمیر کروائی تھی اور مسلسل قابض چلے آرہے تھے' اس پر قادیانیوں نے قبضہ کر لیا ہے جن کا تعلق امت اسلامیہ سے نہیں ہے۔ قادیانی ہم مسلمانوں کو مسلمان نہیں سمجھتے' ہمارے پیچھے ان کی نماز نہیں ہوتی' ایسی صورت میں ان کو مسجد سے نکالا جائے۔''

چنانچہ ۲۶/فروری ۱۹۱۹ء میں یہ مقدمہ دائر ہوا' قادیانیوں کے خلاف ۲۱ شہادتیں پیش کی گئیں اور ان شہادتوں میں مولانا عبداللہ رشید نواب کی شہادت خاص طور پر قابل ذکر ہے' آپ نے عدالت عالیہ میں نہایت جرأت و بے باکی سے قادیانیت کو بے نقاب کیا اور سینکڑوں کتب' اخبارات' رسائل و جرائد پیش کر کے عدالت کو باور کرانے کی کامیاب کوشش کی کہ قادیانی اور مسلمان الگ الگ امتیں ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی لکھی ہوئی کتب سے مولانا رشید نواب نے حوالے پیش کئے۔ قادیانیوں کی طرف سے غلام محمد بی اے نے وکلاء کی مدد سے جواب دعویٰ تیار کیا۔ غلام محمد اس مقصد کے لئے خاص طور پر قادیان سے گیا تھا۔ مسلمانوں کے وکلاء میں مسٹر رولرڈ۔ کے سی ای سوئزر کے سی اے اسٹوف اور ای نیاریک شامل تھے جبکہ قادیان کا وکیل مسٹر آر پرڈائی تھا' عدالت میں سماعت کے دوران ہزاروں کی تعداد میں مسلمان موجود ہوتے اور عوام کو پہلی مرتبہ معلوم ہوا کہ قادیانی مسلمان نہیں بلکہ مسلمانوں کے بھیس میں اپنا مقصد حاصل کرتے ہیں' چنانچہ ۱۹/نومبر ۱۹۲۷ء کو چیف جج سرائے پر چیز روز نے یوں فیصلہ پڑھ کر سنایا۔

فیصلہ: ''عدالت عالیہ اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ مدعا علیہ (قادیانی) کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ روز ہل مسجد میں اپنی پسند کے امام کے پیچھے نماز ادا کریں' اس مسجد میں صرف مدعی (مسلمان) نماز ادا کر سکیں گے اپنے اعتقادات کی روشنی میں۔''

اسی عدالت کے دوسرے جج جناب ٹی اے روزبی نے بھی اس فیصلہ سے اتفاق کیا۔ اس فیصلہ سے قادیانیوں کو بدترین شکست ہوئی۔ ان کی جھوٹی اور سیاسی نبوت کی قلعی کھل گئی۔ یہ لوگ بے نقاب ہوئے اس طرح ان کی تبلیغی سرگرمیاں ماند پڑ گئیں۔ ''روز ہل'' کی مسجد پر دوبارہ مسلمانوں نے قبضہ کر لیا اور آج تک وہاں ختم نبوت کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ مقدمہ میں حصہ لینے والوں کا کارنامہ رہتی دنیا تک قائم رہے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سرخرو ہوں گے۔

☆☆......☆☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت قیامت تک جاری رہے گی: حضرت مولانا احسان الحق مدظلہ

کراچی (عبدالحئی مطمئن) ۱۵/ اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز ہفتہ کراچی کے سہ روزہ عظیم الشان سالانہ تبلیغی اجتماع سے خصوصی بیان کرتے ہوئے نامور بزرگ و تبلیغی رہنما حضرت مولانا احسان الحق مدظلہ نے تمہیدی کلمات کے بعد فرمایا کہ: ''ہم سب مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے نبی کریم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی اور رسول مبعوث نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے منصب نبوت ورسالت آپؐ کی ذات اقدس پر ختم کردیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگرچہ آخری زمانہ میں آسمان سے دنیا کی طرف نزول فرمائیں گے لیکن وہ بحیثیت نبی نازل نہیں ہوں گے بلکہ امتی بن کر نزول کریں گے' اس کی ایک اہم دلیل یہ ہے کہ وہ اپنی کتاب ''انجیل'' کی تبلیغ و اشاعت نہیں کریں گے بلکہ پیغمبر آخرالزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب ''قرآن مجید'' کی تبلیغ وترویج کریں گے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد سب سے پہلی نماز امت محمدیہ کے ایک فرد حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی اقتداء میں ادا کریں گے' حالانکہ امام مہدی علیہ الرضوان ان سے درخواست کریں گے کہ آپ ہمارے امام بنیں' مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواباً فرمائیں گے کہ میں امامت نہیں کرتا' آپ ہی امامت کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ تکبیر آپ کے لئے کہی گئی ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں قصر نبوت کی آخری اینٹ ہوں' گویا اب نبوت و رسالت کا سلسلہ منقطع ہوچکا ہے۔ ہمارے نبی کی نبوت ورسالت قیامت تک جاری رہے گی۔ بلکہ ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی رسالت میدان حشر میں بھی چلے گی۔ چنانچہ وہ روایت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو ایک خاص دعا عطا کی تھی اور ہر نبی نے اپنی زندگی میں وہ دعا مانگ لی ہے' لیکن ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: میں اپنی دعا دنیا میں نہیں مانگتا' میدان حشر میں میری امت کو ضرورت ہوگی' اس لئے وہ دعا آخرت کے لئے باقی رکھتا ہوں۔''

گویا اس کی مثال یوں ہوئی جیسے کوئی امام نماز فجر یا نماز عصر کے بعد مسبوق مقتدیوں کی تکمیل نماز کا انتظار کرے' جب وہ مسبوق مقتدی نماز سے فارغ ہوجائیں تو سب کے لئے ایک ہی ساتھ امام دعا کرے۔ اسی طرح قیامت تک آنے والی تمام امت کے لئے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خصوصی دعا موخر کردی ہے' چونکہ ہمارے نبی اپنی خصوصی دعا میدان حشر میں مانگیں گے۔ اس سے ثابت ہوا کہ قیام قیامت سے قبل چالیس سال کا عرصہ جبکہ حق تعالیٰ شانہ کے سوا کوئی چیز زندہ اور موجود نہیں ہوگی یہ عرصہ بھی آپ کی نبوت میں داخل ہے اور میدان حشر کے پچاس سال کا دورانیہ بھی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور نبوت میں شامل ہے' جب ہمارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت قیام قیامت کے لئے جاری و کافی ہے تو اب کسی نئے نبی و رسول کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔''

تذکرہ مجاہدین ختم نبوت اور قادیانیوں کے عبرت انگیز واقعات

جدید ایڈیشن

جمع وترتیب: شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

☆اولیاء اللہ کے وجد آفریں واقعات جنہوں نے اپنی بصیرت وکشف کے ذریعے امت مسلمہ کو فتنہ قادیانیت کی زہرناکیوں سے محفوظ و مامون رکھا۔ ☆دلیر اور دلاور ماؤں کے تذکرے، جنہوں نے آمنہ کے لال کی عزت وناموس کی حفاظت کے لئے اپنے جگر کے ٹکڑوں کو اپنی ممتا کے ہاتھوں ہار پہنا کر سوئے مقتل روانہ کیا۔ ☆آتش نوا اور جہاد پرور خطیبوں کی باتیں جنہوں نے دلوں کے سمندروں میں طغیانی بپا کردی۔ ☆جیالے، جری اور کڑیل جوانوں کی روشن حکایات جنہوں نے خونِ دل دے کر ختم نبوت کے چراغ کو فروزاں رکھا۔ ☆پیران عظام اور علمائے حق کی ولولہ انگیز داستانیں جنہوں نے خانقاہیں چھوڑ کر اور شمشیر جہاد لہرا کر مجاہد اعظم ختم نبوت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی سنت کو زندہ وتابندہ رکھا۔ ☆شیر دل اسیران تحریک ختم نبوت کے پرسوز اور رقت انگیز واقعات جنہوں نے وفائے محبوبؐ کے جرم میں پس دیوار زنداں سنتِ یوسفؑ ادا کی۔ ☆مسیلمہ کذاب کی اولاد خبیثہ کی ٹھکائی۔ ☆منافقوں کے چہروں سے نقاب کشائی۔ ☆غداران ملت کی راز افشائی۔ ☆مرزائی نوازوں کی تاریخ کے کٹہرے میں رونمائی۔ ☆اور گورے انگریز کے جانشین کالے انگریزوں کی شناخت پریڈ۔

علماء، طلباء اور مبلغین ختم نبوت کے لئے خصوصی رعایت صرف 110 روپے

رابطہ: مکتبہ لدھیانوی، ۱۸ اسلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن کراچی۔ موبائل: 0321-2115595

زیر سرپرستی:
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بہ فیضان نظر
شیخ المشائخ خواجہ خواجگان
حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

زیر نگرانی:
حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفی صاحب
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

ہفت روزہ تحفظ ختم نبوت کورس

بتاریخ ۱۴ تا ۲۰ ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ بمطابق 11 تا 17 نومبر 2011ء بروز جمعۃ المبارک تا جمعرات

بمقام: دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی

بوقت: صبح ۸ بجے تا ۱۱:۳۰ تک

مناظر اسلام وکیل دین محمدی
حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل مدظلہ
استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

شاہین ختم نبوت مناظر اسلام
حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

وکیل ناموس رسالت
حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

فاضل نوجوان استاذ الحدیث
حضرت مولانا زبیر اشرف عثمانی مدظلہ
جامعہ دارالعلوم کراچی

استاذ الحدیث
حضرت مولانا محمد فیصل مدظلہ
جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

وکیل ختم نبوت
جناب منظور احمد میو راجپوت مدظلہ
قانونی مشیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا توصیف احمد صاحب
مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

حضرت مولانا محمد اسحاق مصطفی صاحب
مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر

حضرت مولانا عبدالحی مطمئن صاحب
مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی

عنوانات

☆ عقیدہ ختم نبوت، ☆ آیات واحادیث ختم نبوت کی تشریح، ☆ تحفظ ختم نبوت اہمیت وفضیلت، ☆ رفع ونزول مسیح علیہ السلام، ☆ عقیدہ ظہور مہدی علیہ الرضوان، ☆ اوصاف نبوت، ☆ فرضیت جہاد، ☆ تحاریک ہائے ختم نبوت، ☆ جھوٹے مدعیان نبوت کا تعارف، ☆ کذب مرزا قادیانی، ☆ ایمان کش فتنے اوران کا سدباب

شعبہ نشرواشاعت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی فون:
021-32780337
021-32780340
0333-3553926

تعاون کی اپیل

عقیدۂ ختمِ نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے ساتھ

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت کو دیجیے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی واصلاحی جماعت ہے۔

☆...... یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔

☆...... تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔

☆...... اندرون و بیرون ملک 50 دفاتر و مراکز 12 دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔

☆...... لاکھوں روپے کا لٹریچر عربی، اردو، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیے جاتے ہیں۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام روزہ ''ختم نبوت'' کراچی اور ماہانہ ''لولاک'' ملتان سے شائع ہو رہے ہیں۔

☆...... چناب نگر (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالیشان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، مدرسہ اور دار التصنیف بھی مصروف عمل ہیں۔

☆...... ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔

☆...... ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔

☆...... اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکا میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔

☆...... افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے 30 ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

ترسیل زر کا پتہ

مرکزی دفتر عالمی مجلسِ تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 061-4783486، 061-4583486

اکاؤنٹ نمبر: 3464- UBL حرم گیٹ برانچ ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی

021-32780337، 021-34234476، Fax:021-32780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ — امیر مرکزیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ — نائب امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب — نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ — مرکزی ناظم اعلیٰ